

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 وَفِيهِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

سرمدیہ شہادۃ الہیہ میں جناب محمد رفیع الدین صاحب جنتی نظامی انجم دہلی الفاروق  
 مفتوحہ میں اس حضرت حافظ محمد رفیع الدین صاحب جنتی حافظ حضرت قبلہ عالم شیخ محمود  
 صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ سے ہوئی ہے جس کی تائید محمد اکبر مغفور



بصورت تمام مسیحا کا کام وہاں جناب سید محمد یوسف صاحب تاج کرتب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 وَفِيهِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

## ملاحظہ ہو

حضرات۔ اسپین شک نہیں کہ میں ایک ناچیز ہچچان بلکہ عاری از فہم ہوں۔  
 سخن کا دعویٰ تو کہاں اس کہنے پر بھی جمل ہوں کہ سخن گو ہوں۔ مگر بات یہ ہو کہ غنا  
 شایب سے مجھے شعر و سخن کا شوق رہا اور اسی بیوقوف خیال میں عاشقانہ اشعار  
 کہتے کہتے ایک دغیر و جمع ہو گیا۔ بالفعل بعض اصحاب متقاضی تھے کہ یہ پریشان اوراق  
 جمع ہو کر طبع ہونا چاہئیں۔ میں دل ہی سے اس سے یادہ کوئی پر نادام دوسرے دیوان  
 بھی طبع ہو (یک نشد و شد) مگر آپ بابتے ہیں کہ خاطر احباب کوئی ایسی شے نہیں  
 ہے جسکے شکست سے مجھے صدمہ نہ ہو سکتا۔ بہر کیف عاشقانہ دیوان طبع ہونے کی  
 تجویز کی گئی مگر ساتھ ہی یہ فکر ہوئی کہ توشہ عاقبت بھی کچھ ضرور ملے۔ یہ سچ ہو کہ

نہ من بر آن گل عارض غزل سرانم لبس  
 کہ عند لب تو از ہر طرف ہزار اشتد +

مگر اس بیت کے مصداق تو ہو جانا چاہیے

پای ملخے نزد سلیمان بردن  
 عجب بہت ولیکن بہر بہت از مورک

بعض بخیال حصول اجر و سعادت دارین چند غزلیات لعیثہ و مدحیہ بزرگان  
 دین کی شان کا ایک مختص مجموعہ تیار کیا گیا اور اسکا (تاریخی نام) نقشور  
 رکھا گیا۔ باقی رہا یہ امر کہ مقبول ہو یا نہ ہو یا اختیار مدح و عین کا ہے مصحف

گر قبول افتد رہے غر و شرف +

ذریعہ سمیت دار

محمد وزیر الدین متخلص مہر شاہ رملک لاشعرا و شاعر می محمدی و دگری عارف ابو ذریعہ صاحب شہینہ

# ہوا المحمود

## مرد کن یا معین الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں سستی نہیں ہوں عذاب الیمہ کا  
ایمان کے حفظ کیلئے لازم ہر لطف حق  
دشمن کے ساتھ ہی وہی الطاف اور سلوک  
غش آگیا تہ تاب تجلی کی لاسکے  
رحمت کو تیری سب سے بڑی جانتا ہوں میں  
فورا ہی یاد آتا ہے افسانہ خلیس

قائل ہوں دل سے رحم غفور الرحیم کا  
نازک بہت مقام ہے امید و بیم کا  
واللہ کیا کرم ہے خدا سے کریم کا  
تھا طور پر یہ حال نگاہ کلیم کا  
کیا خوف مجھ کو اپنے گناہ عظیم کا  
آتا ہی دہیان جب کہی نادر رحیم کا

حسن تہان دیکھو دیکھتا نہیں

حاشق ازل ہو محمد حسن قدیم

عشق یوں کہتا ہوں درپردہ اسرار شد کا  
روح پروردگار اتنی گفتگو جان بخش تھی  
کون رکھیکا بے لالہ بازار لطف میں قدم  
کیون نہ چاہیں دل سے اسکو حسن بیان  
بخشش بہت غرض تھی میرے کب منظور تھی

دل میں الفت انکہ میں جلو رسول شد کا  
لنشین وی منور ہزار رسول شد کا  
عاشقوں کے سر میں ہی سوار رسول شد کا  
جب خدا ہو جائے والا رسول شد کا  
تھا یہی معنی میں شاعر رسول شد کا

ہو گا دان بہر گہکارانِ اُشت پر دہ پوسن  
پڑھ کرے ہم کلمہ اوٹھے خوابِ اجل سے گوہن  
محبوبہاں ہونگی آخر گوہر کی سبب شکلیں  
حضرت موسیٰ کو موتی تہی سہلی طور کی  
دیکھو رضوان درجست پہ بوئے گاسنجے

حشر میں کٹام سکتے گارایار رسول اللہ کا  
آگاہ کھلتے ہی خیال آ یا رسول اللہ کا  
نام منہ سے نزع میں نکلا رسول اللہ کا  
چرخ پر چپکا تھا جب چہ ایتھوال اللہ کا  
چوڑ دو بیہ امتی آیا رسول اللہ کا

کیون ڈرے خوفِ گناہو غینِ غذابِ قہر  
ہی ازل سے مہر دیوانا رسول اللہ کا

۲

۱۱

سب سوا علیٰ حق نے جب رتبہ کیا صدیق کا  
انکی خام اوسکتی اور اوسکو عاشق تہو جاب  
ہی سدا کے لیے تعلیم اوسکی فخرِ مشرق  
ہی فقیہی اوسکے در کی لاکھ شاہی سوسا  
لوگوں کو اوسکی فضیلت کا بحث انکار ہے  
قوالِ شغرت کا صادق ہی راہی اوسکی شانین

کیا بیان ہو گا بتر سے مرتبہ صدیق کا  
بس خدا کے آپ تھے اور تھا خدا صدیق کا  
سجدہ گا و مومنان ہر نقش پا صدیق کا  
بادشاہ ہر دو عالم ہے لہ صدیق کا  
جب لقب تھا جانشینِ مصطفیٰ صدیق کا  
مرتبہ افضل ہی بعد انبیا صدیق کا

فکر کیا بلجاگی اگر آئینِ راہِ نجاست  
مجلو ہی اسی مہر دمِ آسمان صدیق کا

۳

۴

مرے دلیں ہے اب ٹھکانا عسر کا  
مختو مری جان جسوقت نکلتے ہیں  
مجھے دیکھ کر آجکل سالِ دوران  
نہیں فیض سی اوسکے محسوس کوئی

نہ چوڑ دنگامین استانا عسر کا  
سناتے رہو تم فسانا عسر کا  
وہ یاد آ رہا ہے زمانا عسر کا  
کہ لغت سی پر ہے خزانہ عسر کا

چلو مہر شوقِ زیارت ہے تمکو  
کہ دیکھ آئی گئے استانا عسر کا

۵

۵



|   |   |
|---|---|
| منکشت قرآن کا عثمان تھا<br>پیر و دین متین مصطفیٰ<br>کب محمد سچے جد عثمان سے<br>جان و دل سر تھا محمد کا محبوب<br>راستہ اوس سے بلا اسلام کو<br>فخر مقبولان حق تھی اوسکی ذات | معدنِ علم و حب عثمان تھا<br>رہبرِ راہِ خدا عثمان تھا<br>کب محمد سے جد عثمان تھا<br>اپنے آپ پر خدا عثمان تھا<br>خضرِ راہِ مدد عثمان تھا<br>سرورِ شاہ و گدا عثمان تھا |
| ۷   | مہر مقبولِ جہان کیون کرتا<br>مصطفیٰ کا لاڈ لا عثمان تھا   |
| زمانہ سے نقشِ اجداد ہے علی کا<br>نہیں کوئی اسرارِ حیدر کا محرم<br>رکھوں کیون نہ اُلفتِ بینِ آلِ حبیبی<br>فلکِ انبیٰ آنکھیں بچاتا ہی اوسجا                                 | علی ہی خدا کا خدا ہی علی کا<br>مگر رازِ دان مصطفیٰ ہی علی کا<br>کہ اک روزِ منہ دیکھنا ہی علی کا<br>زمین پر جہان نقشِ پایِ علی کا                                    |
| ۵   | کسی کو خبر اسکی ای مہر کب ہے<br>کہ رتبہ خدا جانے کیا ہے علی کا  |
| ہے موجِ شرف کا درِ کینا حسن اپنا<br>ہوتی نہ گنگاروں کو امیدِ شفاعت<br>دہشت نہ یہاں کی نہ ہمیں نہ کرو ہانکی<br>ہو جاے جہان پر تو انوار سے ملو                              | واللہ کہ ثانی نہیں رکھتا حسن اپنا<br>دیتے نہ اگر ہلکو بھروسا حسن اپنا<br>کیا خوف کہ اللہ ہی اپنا حسن اپنا<br>دکھ لائیں جو رخسارِ زیبا حسن اپنا                      |
| ۵   | جواب ہی اونکی وہ کوئی باتیں سکتا<br>اسی مہر ہی اللہ کا پیرا حسن اپنا  |
| کس طرح کوئی پاس کے رتبہ حسین کا   | ماں فاطمہ رسول ہی نانا حسین کا  |

|  |  |
|--|--|
| <p>عاشق تھا شاہ یثرب و لطیف حسین کا<br/>یار و بڑا کریم ہے بابا حسین کا<br/>جب عاصیوں کے سر پہ ہوسا حسین کا<br/>پیا سا گلا شقی نے ہے کاٹا حسین کا<br/>کبھوت جانتے تھے نہ رتبہ حسین کا</p> | <p>امت پر اپنے نانا کے عاشق حسین تھے<br/>خواہاں نجات کے ہو تو چوڑو نہ اسکا ڈر<br/>سختی ہو سہل گرمی خورشید حشر کی<br/>سبط رسول پاک یہ وہ تیغ آبدار<br/>کیا کیا جفائیں کرتے تھے ظالم حسین پر</p> |
|--|--|

|          |  |          |
|----------|--|----------|
| <p>۷</p> | <p>مہرِ حزین کو درونے گھیرا ہو بی طرح<br/>یار ب نجات ہو اسی صدقہ حسین کا</p> | <p>۷</p> |
|----------|--|----------|

|   |   |
|---|---|
| <p>وصال ہو مجھے پروردگار خواجہ کا<br/>خیال باندہ دل بہیتہ رار خواجہ کا<br/>الہی مجھ کو دکھا دے دیار خواجہ کا<br/>وہ کون ہے جو نہیں ہے شکا خواجہ کا<br/>فلک ہو گبند عالی و قار خواجہ کا<br/>زبان سے نام جو لے ایک بار خواجہ کا<br/>ہمارے دل پہ تو ہے خستیا ر خواجہ کا<br/>نیاز مند ہی قطب سدا ر خواجہ کا</p> | <p>ستار ہا ہے بہت انتظار خواجہ کا<br/>شکستہ حالی کا جسوقت تجھ کو دھیان لگے<br/>قرار دل کو نہیں جان کو نہیں آرام<br/>ہر ایک فرد بشر صیدِ دامِ الفت ہے<br/>مہ چار دہ حضرت کی ذات اقدس ہے<br/>نجات آتشِ دوزخ سے اوسکو لجاے<br/>خیال غیر کا پھر اسچین لگے گا کیونکر<br/>معین دین کو سمجھتے ہیں مقتدا قطاب</p> |
|---|---|

|          |   |          |
|----------|---|----------|
| <p>۹</p> | <p>یہی ہو ایک تمنا یہی ہے اک خواہش<br/>جبین ہو محض کی سنگ مرار خواجہ کا</p> | <p>۹</p> |
|----------|---|----------|

|   |  |
|---|--|
| <p>نگہبانِ خلد کا شیدا ہو محبوبِ الہی کا<br/>تصورِ اندنون رہتا ہے محبوبِ الہی کا<br/>سجھو تھے قلب پر سکھ ہو محبوبِ الہی کا<br/>مگر دلوں کے سودا ہے محبوبِ الہی کا</p> | <p>درِ فردوس دروازہ ہی محبوبِ الہی کا<br/>جمال او کا ہو عکسِ افکن مرے آئینہ دین<br/>ولی او کی رعایا ہیں وہ سلطانِ المشائخ ہو<br/>پڑے نادان ہیں سب چارہ گر مجنون سمجھو پڑ</p> |
|---|--|

غدا بر قبر سے چھوڑا فرشتوں نے مجھے کہہ کر  
جسے غدا بر اجل سمجھی ہو خواہ بازار ہو اور خانہ

یہ بندہ چلنے والا ہے محبوبہ آگئی کا  
سدا کہ نام کو بر دا ہے محبوبہ آگئی کا

۷ نہ رکھنا حرف اور غلط کلام مہر مہنتوں پر  
کہ یہ مدت سے دیوار ہے محبوبہ آگئی کا

۱۰

معتقد ہے کہ زمانہ فخر دین محمود کا  
تسلک تھارور ہے تھے لوگ کہہ اہم تھا  
فیض بخشی کا وہ باب کہانی ہو گئی  
کوئی بھرتا ہی نہ تھا محروم فیض عام سے  
عزلیان کا ستارہ ریاضت تھی یہ لوگ  
ایسے صید انگن کمان ایسے شکار انگن کمان  
چشم ظاہر سے اگر نہیاں ہوئے نہیاں ہوئے  
شاد باش اور دل کہ دو سجدوں کی اجازت نہیں

ہی مقدس آستانہ فخر دین محمود کا  
حشر کا آنا تھا جانا فخر دین محمود کا  
رہ گیا نقشہ فساد فخر دین محمود کا  
تھا عجب کچھ کارخانہ فخر دین محمود کا  
خدا میں ہی آشیانہ فخر دین محمود کا  
دل نہو کیونکر شانہ فخر دین محمود کا  
اپنے دلمیں ہے ٹھکانہ فخر دین محمود کا  
ایک ہی ہے آستانہ فخر دین محمود کا

۹

۱۲ فی الحقیقہ مہر یہ حضرات تھے محبوب خلق  
تھامر لقیہ عاشقانہ فخر دین محمود کا

عقیدہ کیوں نہ ہو حضرت پہر انسان کامل کا  
رہے سینہ میں نقشہ صورت محمود کامل کا  
اور مڑ ہوٹا ہو جو اپنا کین ثانی نہیں رکھتا  
نیکسلی انگلیاں گلشن میں رنگ لایا جاتا ہے  
جیسے خورشید کہتے ہیں وہ اک عارض کا پر تو  
سناکانوں سے چھنے اور آنکھوں سے نہ دیکھا  
مرید و نکو صفائی قلب کی تسلیم فرمائی

ملے ہی تو سہی کوئی بشر اونکے مقابل کا  
یہ وہ تصویر ہے جس رخیا میں ہے دل کا  
میں صدقے دیکھے ہو جاؤں بڑا چاروں کا  
گل زر گس بنا سو کے ہوئے بادام کا پھل کا  
میکامل ہو کر اور ترا ہوا نقشہ کے تل کا  
رہ گیا داغ او سکو سال بھر ایشیو کو محفل کا  
علاج اچھا میخانے کیا بیجا ہے دل کا

ٹھہر کر آسمان میں کیتا ہے جتن کا جلسہ  
شب میلاد جب آتی ہر تن میں جان آتی ہر  
وہ آئی زندہ کر نیکیو یہ آئی جان بستی کو  
چھبے گی سال بہرب جا بحق بنیوں کا کوثر  
شب میلاد کے انوار ذاتی ایسے روشن ہیں  
ہوئے ہیں نصف مہین جلوہ افروز جہان  
ہو وجود نشین وہ دلکی صورت ہو گیا سفر  
صفائی جبکہ دلمین ہر دہے مٹا رہتے ہیں

قمر ہو لایا ہے آج طے کرنا منزل کا  
سحر کے ساتھ دل ہر نگہ ہو جا آہر بسمل کا  
میسما نی ہو شب میں مسجورین انداز قافل کا  
پتا اچھا لگایا لیلیٰ شب تو نے منحل کا  
کہ ٹھٹھا ہو گیا بازار نور شمع محفل کا  
خجالت کا سب سے شرم کے گشت ایک کلام کا  
ہر اک پیکان نے پہلو میں اتر پیدا کیا دل کا  
کدورت آدمی کی زنجب سے آئینہ دل کا

۱۶

کر دے رو برو ای نہ عرض عاکو  
بہت دشوار ہو قافلہ میں نا اد گھری دنگا

۱۲

ہو مبارک فجر دین فجر زمان پیدا ہو  
کہیہ کیسا رونق کون و مکان پیدا ہو  
مہر جا کیا رہنما ہے سالکان پیدا ہو  
ہر طرف سر شور غنچہ دہان پیدا ہو  
یہ نہ کیے رونق ہندوستان پیدا ہو  
ہر طرف گرمیوں پر شور قدسیاں پیدا ہو  
ماہ کہتا ہے مہر جہاں پیدا ہو  
ذات اوس محبوب کی دنیا میں ہر فرد پیدا ہو  
وہ در کردیگا دلون سے سب کے عصیان کا ہر  
نور انکھوں کا جگر کا چین ہے دل کا قرار  
ذات ہی محمود ہے اوصاف ہی محمودین

آج محمود زمین و آسمان پیدا ہو  
سجدہ کرنے کو یہ اوسراک آستان پیدا ہو  
جنگذا کیا پیشوا ہے عارفان پیدا ہو  
آج کون ایسا کہیں لامکاں پیدا ہو  
بلکہ یہ کہیے کہ فجر چشتیاں پیدا ہو  
آپ کیا پیدا ہوئے راز خان پیدا ہو  
مہر کو تپا ہے کہ خورشید جہان پیدا ہو  
دین احمد کا معین قطب زمان پیدا ہو  
ای مہر وجودہ سیما کے زمان پیدا ہو  
روح کی تسکین و آرام جہان پیدا ہو  
عرس کہیے اوس زمین کو وہ جہان پیدا ہو

|   |   |
|---|---|
| عالم بالالہ چہر چاہتا تھا مبارکباد کا<br>لاکھ پہچان کر کچھ بھی نہ پہچانا اوستے<br>چھو کر نے لئے خوش ہو گئے مرغانِ چمن<br>جس نے دیکھا پھر پر نور وہ کہنے لگا | جب زمین پر دہشت شاہ زمان پیدا ہوا<br>وہ عیاں پیدا ہوا لیکن نہاں پیدا ہوا<br>باغِ ہستی میں گلِ باغِ جنان پیدا ہوا<br>سور و اشمس کا راز نہاں پیدا ہوا |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| عالم بالالہ سے مضمون مدح کو لایا ہے مہین | عالم بالالہ سے مضمون مدح کو لایا ہے مہین |
| عمر بھی روح القدس کا ہمزبان پیدا ہوا     | عمر بھی روح القدس کا ہمزبان پیدا ہوا     |

|   |  |
|---|--|
| قبلہ دین کعبہ اہل یقین پیدا ہوا<br>خانہ علم لدنی کا مکین پیدا ہوا<br>عالم سفلی و علوی میں طرب کی دہم<br>کرتے ہیں حور و ملک جسکی ثنا اظلاک پر<br>حالاتِ عرش کی آتی ہے پیسہ پیدا<br>خاندانِ حشت کی دنیا میں رونق بڑھتی<br>واسطے جسکے بنے ہیں دستِ قدرت سے قلوب<br>دیکھ کر جسکے لبِ نازک خجل ہیں برگِ گل +<br>کیون سلیمان سے نہ ہم دعویٰ تقابل کیا<br>نعمتِ عرفان ایزد بانہا ہے خلق کو<br>درد و غم عیش و مشیت سے مبدل ہوتے<br>دیکھ کر صورت کو مائل ہو گئے دہائے خلق<br>روشنی پھیلی ہے جسکے نور کی سب ہدین<br>گرمایانِ دشتِ عصیان کو یلگی راہِ راست | ہو مبارک فخر دنیا فخر دین پیدا ہوا<br>آج محمود و دو عالم قطبِ دین پیدا ہوا<br>کون ایسا رونقِ دنیا و دین پیدا ہوا<br>آج وہ محمود بالاسے زمین پیدا ہوا<br>آسمانِ مخبر کا ماہِ بین پیدا ہوا<br>جب سورہ محبوب تم المرسلین پیدا ہوا<br>آج وہ کا شانہ دل کا مکین پیدا ہوا<br>آج باغِ ہمد میں وہ نازنین پیدا ہوا<br>آج اپنے خاتمِ دل کا مکین پیدا ہوا<br>صاحبِ احسان نیکی سر قرین پیدا ہوا<br>راحت افزائے دل اندو گلین پیدا ہوا<br>یہ ولی تو بڑھ کے یوسفِ حسین پیدا ہوا<br>آج وہ رشید بالاسے زمین پیدا ہوا<br>آج ایسا رہبر راہِ یقین پیدا ہوا |
|---|--|

|      |                                     |      |
|------|-------------------------------------|------|
| عالم | عمر صد فی کبھی ایسے ولی پر جان و دل | عالم |
|------|-------------------------------------|------|



صاف دل پیدا ہو کر روشن جیبر پیدا ہو

آج نمود ہو سکے خلق کے رہبر پیدا  
روشنی ہو گئی کجرات میں گر پیدا  
لاکھ محشر میں ہو سکے فتنہ محشر پیدا  
دل دشمن کے لیے کر دیے نشر پیدا  
وین حسد کا ہوا وارث اکبر پیدا  
نہوا قبلہ عالم سر کے برابر پیدا  
شادمانی کے چوٹا نار ہیں گھر گھر پیدا  
لعل احمد کہ سایہ ہوا سر پر پیدا  
ہو گی جب اپنی جماعت سر محشر پیدا  
کہ نشان سجدہ کے ہیں او کی جین پر پیدا  
عکس ہے آئینہ قلب کے اندر پیدا  
جب ہوئی دلیں کبھی سبب محشر پیدا  
جگو قدرت ہو تو لاکھوں ہی کوں سر پیدا  
مہ تو بن کے ہوا چرخ کے اوپر پیدا  
گل ہر ایک خار بنے خار سے ہونر پیدا  
ہر طرف ہے گرم داوڑ محشر پیدا  
حورین آئین ہیں لیے ہات میں ساغر پیدا  
برگ اشجار ہوئے صورت خنجر پیدا

غافل ہے یہی افلاک کے اوپر پیدا  
جب ہوا شب کو وہ رشک مہ انور پیدا  
نہوا خادم حضرت کو ذرا در پیدا  
جشن میلاد کے موجد بھی ہیں کیا تیز فراز  
ہر یہ سجادہ نشین سلسلہ جبر کا  
اس زمانہ میں تو خالق کی قسم ہے کوئی  
کے میلاد کی یارب ہر خوشی چار طرف  
حدت مہ قیامت سے بچینگے ہر دم و گ  
فیض محمود کا دان لطف ملے گا ہمو  
کے در پر مہ انور نے کیے ہیں سجدے  
اس قدر صورت محمود کا باندہ ہے خیال  
لطف محمود نے تسکین عین بخشی ہے  
شوق سجدہ یہی کہتا ہے در حضرت سر  
ہی وہی نعل جو پانی میں بھا کر تاتھا  
آج وہ فیض خدا ہے کہ تعجب کیا ہے  
ہر جگہ رحمت حق کا نزول آج کی رات  
میکشایں مئی وحدت کے لیے آج کے دن  
وہیاں گلشن میں جو یا کبھی ن ابرو کا

فکر کرنے کی فروت نہ ہونی مجکو مہ  
خود بخود ہو گئے مضمون چمک کر پیدا

وصالِ پیروم شد سے یہ عالم ہو دُعا کا  
اثر دیکھو وفاتِ حضرت محمود کے غم کا  
پے تغلیمِ حضرت خفنگانِ خاکِ اُٹھ گئے  
جدائی کجہ عرفان کی ہر خطہ ستاتی ہے  
میاں محمود کی فرقت میں دل بیچین تھا ہر  
قبائے جسم پیرہ پیرہ ہو جاتی ہر دم بڑھن  
ہر اک خادم بیانِ بیجان سلے کو جوتا ہے  
جو پہونچی روح پاکِ حضرت محمود جنت میں  
قبرِ نایاب بنکر آنکھ سے آنسو نکلتا ہے +  
نہ تھا ممکن علاجِ سینہ مجروحِ فرقت میں  
دلوں کے دلوں سے کیا کیا مرے ملین  
لبِ جان بخشش کے فقری تھو جان بخش طلبگار  
ہمیں مشقِ ستم کے واسطے بھگوئے ایچرخ

خوشی کا اوس طرف ہی مشغلہ اور اس طرف غم کا  
سماں ذیقعدہ میں پیدا ہوا نا محمد ستم کا  
دکھایا آپ نے نقشہ کمالِ ابنِ مرتیم کا  
ہمارے دیدہ تر پر گمان ہو چکا ہر دم کا  
بند ہا رہتا ہے نقشہِ روبرو دشمنوں پر غم کا  
بڑھا ہر مطرحِ میری طرف اب ہاتھ ماتم کا  
بجائے جانِ عالم کا لقب محمود عالم کا  
ہوا اک شورِ حورانِ جنان میں خیر مقدم کا  
بنایا بھگو مستغنی بڑا احسان ہو غم کا  
خیالِ پاکِ حضرت نے کیا ہے کام مرہم کا  
فراقِ قبلہ دین نے اثر پیدا کیا ستم کا  
دمِ آخر ہر اک دم معجزہ تھا ابنِ مریم کا  
ہمارے ہی سروں پر ٹوٹتا تھا آسمانِ غم کا

۱۲

۱۴

آلہی ایک دل ہو مہر کا اور اوس میں غم  
خوابِ فخرِ دین کا حضرت محمود عالم کا

ردیف بابی موجدہ

غالی کون و مکان کا محبوب  
ہر وہ مقبولِ خداوندِ کریم  
قدسیوں کا ہر وہ پیارا معشوق  
چشمِ مشتاق کا مطلوب ہے وہ

ہے وہ محبوبِ جہان کا محبوب  
ہے وہ ہر پیر و جوان کا محبوب  
ہے وہ حورانِ جنان کا محبوب  
عاشقوں کے دل و جان کا محبوب

۵

عمر تیا بس کا مر غوب سے ہے وہ  
جو رات بھر اسی بارمان کا محبوب ہے

۱۷

نور محمد سے اس درجہ ہوئی ہے چہ پر نور  
ہو لکڑ پکڑ شش عصیان زمین کرتا کوئی

کیون نہ اقباب کو اعلیٰ ہو مرقعہ آہستہ  
نیر اوج شرف کا ہے طہور آہنگی رات  
کون سے تاسیہ بیان مسترق بنو کی  
غل ہے کوہین میں محمود کی پیدایش کا  
نور محمد سے اس درجہ ہوئی ہے چہ پر نور  
ہو لکڑ پکڑ شش عصیان زمین کرتا کوئی  
کسکے جلوہ سے ہوا عام حیرت ہے  
رقص میں آگے یہ کہتی ہیں خوشی سو پر  
کیون سر شام سے گردن یہ گواہ آہستہ  
صاف آتی ہر فرشتہ کے پردہ کی آواز  
وا در تو بہ ہوئے حیرت حق جو سن ہے  
ریخ و خم کا نہیں بلتا ہے پناہ دینا میں  
شمع وحدت کی بجلی یہ کدھر سے چمکی  
جشن محمود کی میلاد کا دیکھ لے زاہد

شیخ محمد میاں کا زلف و امانیہ رات  
ذکر و ذکر ہے بنا ہر طور آہنگی رات  
ہو گا سدا حلی میں نہ سے نہ کوئی  
جانور فرماہیستہ دنیا میں جنس انکی رات  
روز و رات شش ہی کتنی ہے چہ پر نور  
چہرے سے سوتے شہینا بلبل را علی رات  
موجود ہے ہر شے تیر شش کا ہر شے  
ہم کو آتی ہے نہ ہر دور کو حیرت کی رات  
کیا ہوا ماہ و روزنہ کا وہ رات کی رات  
چین اخصر سے زمین پر ہے ہر دور کی رات  
عفو ہو گا جو کرے کوئی قصہ رات کی رات  
وا اس درجہ ہے راحت کا نور آہنگی رات  
ہو گیا گل جو پیرانہ سیر طہور آہنگی رات  
چھوڑ کر اپنی عبادت کو ضرور آہنگی رات

۱۵

عمر شش و فرشتہ ملک نور نظر آتے  
حمر تہلاؤ تو کسا ہر طہور آہنگی رات  
رولیف تاسے مثلثہ +

۱۸

کوئی دیکھے چشم خیال سے تو عروج طرز خرام غوث

|   |  |
|---|--|
| <p>اگر یہ کیا صفت کوئی آئی ہے تمام عرس مقام غوث</p>       |  |
| <p>نہ کیو ہوش سبب جسم کا نہ خیر کسیک و سہجے جان کو</p>    |  |
| <p>کہ ہر اکہ راست غوث ہے اسب جو پیا سہجے بارہ جام غوث</p> |  |
| <p>کوئی کہ عشق میں غرق رہیہ کوئی تازہ شہ قیام و طمان</p>  |  |
| <p>کہہ لے ہے ہر اکہ و سہجے اسب اسب حلقہ جام غوث</p>       |  |
| <p>ہر سے پاس آئیہ اگر روز میں نہ خیال خام ہم ہر سے</p>    |  |
| <p>یہ سہجے دہانہ خدا بہ کرا کہ پش ہے نام غوث</p>          |  |
| <p>کوئی غم نہ ہو نہ اگر یہ نہ اندام و سہجے دہانہ</p>      |  |
| <p>اگر تہیہ کی فکر نہ کرے نہ میان تو شرح مقام غوث</p>     |  |
| <p>جو زبان سہجے و سہجے اسب کلام و سہجے اسب کلام</p>       |  |
| <p>یہ اندام و سہجے اسب کلام و سہجے اسب کلام غوث</p>       |  |
| <p>تہ سے دہانہ کی اسب کلام و سہجے اسب کلام غوث</p>        |  |
| <p>کہ جناب غوث کہی کہ میں تجھے اپنے شہ سے غلام غوث</p>    | <p>غوث ۱۹</p>                                  |
| <p>روایت جسم منتظم</p>                                    |  |
| <p>جد عالم ہے مسجود جہان اجیر آج</p>                      | <p>اگر نہیں ہے زبیر زبیر ہندوستان اجیر آج</p>  |
| <p>شہوت میں شہور ہے عرس شہان اجیر آج</p>                  | <p>اپنا کعبہ ہے ہی اور اپنا قیل و سہجے ہی</p>  |
| <p>چاہتے ہیں دیکھنا پیر و جوان اجیر آج</p>                | <p>خواجہ اعظم کے دل کا جذب کالی دیکھنا</p>     |
| <p>ہی مکین خانہ چشم جہان اجیر آج</p>                      | <p>سبکی آنکھ و مکین ادھی کا جلوہ پر نور ہے</p> |
| <p>رحمت باری کا ہے گنج نہان اجیر آج</p>                   | <p>سفت میں دنیا و دین حاصل کرو دھارو نہا</p>   |
| <p>کیون نہ ٹھہرے سجدہ کا چشتیان اجیر آج</p>               | <p>پر توحی خواجہ اعظم کی ذات پاک ہے</p>        |
| <p>۲۰</p>   | <p>روز و شب فیضان النوار الہی ہو</p>           |

|   |   |    |
|---|---|----|
|   | مہر کا دل ہو سہ کمال کی جاہ آج  |    |
|   | ردیف حاسہ خطی   |    |
| منظور ہو بشد کو جو کرئی خدا کی طرح<br>جسوقت جان زار روانہ ہو سوی خلد<br>چوٹا سامنے ہوا در پڑی بات ہو مثل<br>محبوب سے محب کبھی ہوتا نہیں جدا   | زیبا ہے اد کے واسطے خیر الوہ کی طرح<br>جاری رہے زبان پیری مصطفیٰ کی طرح<br>ہو کیا گدا سے خواجہ ہر دہسہ کی طرح<br>تعریف ہے خدا کی رسول خدا کی طرح  |    |
| ۵   | آسان ہوگی مشکل دل مہر اکید<br>بس بسے تم کیا کرو شکل کشاکی طرح   | ۲۱ |
|   | ردیف خاتمہ  |    |
| مرغوب جہان صورت سلطان مشائخ<br>بو کے گل فردوس ہمیں خوش نہیں آتی<br>محبوب آہی کے فرشتہ نہیں ہیں چرچے<br>دولت کی تمنا ہے نہ دنیا کی ہوس ہے<br>یار ب مجھے دکھلا دے کبھی روضہ اقدس<br>جو دست کو دیتے ہیں عدو کو دہی دیکھے | ہر نور حرا طلعت سلطان مشائخ<br>پھیلی ہے یہاں نکت سلطان مشائخ<br>پہونچی ہے کہاں شہرت سلطان مشائخ<br>کافی ہے مجھے الفت سلطان مشائخ<br>دلین زہر ہے حسرت سلطان مشائخ<br>محدود نہیں نعمت سلطان مشائخ |    |
| ۶   | جب مہر مری جان خرین ہم سے ملے<br>آنکھوں میں رہے صورت سلطان مشائخ  | ۲۲ |
|   | ردیف دال محمولہ   |    |
| شک جنت ہر آستان و سرید<br>فیض باطن وہی سلوک وہی<br>جو زبان سے کہا ہوا وہ ہے   | خلد ہے گوشہ مکان فرید<br>شان محمود کی سے شان فرید<br>یہ کرامت ہے یا بیان فرید   |    |



|  |   |
|--|---|
| <p>ایچا ذکر و لکھنا - سہ<br/>         قندیل سے آپ کی دلیر<br/>         سب شکر خج اور سکھ کہتے ہیں<br/>         سیکشوران ذرا سنبھال لے پو<br/>         ذات سبیل بات بھی ہمیشہ</p> | <p>کیا جی دکھش ہے داستان فرید<br/>         کعبہ جان ہے آستان فرید<br/>         نام یہ اور یہ ہے نشان فرید<br/>         تیز ہے بادہ دکھان فرید<br/>         ہے حسد پر زمان زبان فرید</p> |
|--|---|

۹

دشت دل کا ہو یہی انجام  
 میرا در آستان فرید

۲۳

رویت ذال منقوطہ

|   |   |
|---|---|
| <p>کوئی دنیا کی نہیں نعمت لذید<br/>         ذائقہ شیریں ہے گفتار کا<br/>         سنگ طفلان سوہنی لکھو لذین<br/>         عشق کی بدنامیوں میں ہرگز نہ</p> | <p>خواجہ اعظم کی ہو فرقت لذید<br/>         ہو مجھے ہر شہر سے حضرت لذید<br/>         تیرے دیوانے کو جو حشر لذید<br/>         نیکلامی سے ہو یہ ذلت لذید</p> |
|---|---|

۱۵

لطف ملتا ہے دل بقیاب کو  
 چہرے کیا صدمہ فرقت لذید

۲۴

رویت رای غیر منقوطہ

|   |   |
|---|---|
| <p>چمکا جہان میں جب کہ ہلال غیاث پور<br/>         حورین نظر شہینگی جو گلزار خلد میں<br/>         روشن اوسی کی ذات سے سب خاندان<br/>         یوں روح میرے جسم سے نکلے گی دھین<br/>         دیکھو گامین جو روضہ اقدس نہ انکھ سے<br/>         جنت کہوں مکان دل عارفان کہوں</p> | <p>بھگت لکھا سمون پہ کمال غیاث پور<br/>         آئے گلاب پہ ذکر جمال غیاث پور<br/>         ہے غنچہ چرخ چشت ہلال غیاث پور<br/>         آنکھوں میں جان دلیں خیال غیاث پور<br/>         لیجا اوٹکا لحد میں ملا غیاث پور<br/>         دن کس مقام سے میں مثال غیاث پور</p> |
|---|---|

|  |  |   |
|--|--|---|
| ۴۵   | شاباش مہرنیک عقیدت کہ زخم میں<br>ہو خلد کی عوض ہی خیال غیاثی   | ۴ |
|  | ردیف زامی منقوطہ   |   |
| ذرا ادھر بھی نگاہ کرم غریب نواز<br>غریب پر نہیں کرتے ستم غریب نواز<br>اڑھے جوراہ میں تیر فیم غریب نواز<br>دکھا دو اب مجھے اپنا کرم غریب نواز<br>مسافر وہ ملک عدم غریب نواز<br>تیرے ہی فیض و عطا کی قسم غریب نواز | زیادہ حد سے یمن در دوا لم غریب نواز<br>تم اپنے چاہنے والوں سے کیوں ہو غافل<br>اگر جسے تو وہ فردوس ہی میں جا کے جسے<br>بہت ہی جھیلین میں بہنے جفا میں گونہ کی<br>کہاں پیغم ہو یہ تیرے آستان کے سوا<br>کسی سے خواہش نہ پناہ خواہش دین ہے |   |
| ۲۶   | تم اپنے صدقے سے حاجات کی لاؤ<br>تمہارا مہر ہے صید الم غریب نواز  | ۴ |
|  | ردیف سین غیر منقوطہ  |   |
| چشم کو نور کبہ یا کی ہوس<br>نہ شفا کی نہ ہے دوا کی ہوس<br>اور کانون کو ہر صد کی ہوس<br>کچھ اگر تج کو ہے بقا کی ہوس   | دکو دیدار مصطفیٰ کی ہوس<br>مرض عشق شاہِ دلائلین<br>چشم مشتاق کو ہر خواہش دید<br>ہو فنا فی الرسول میں کمال  |   |
| ۲۷   | مہر مجبور مول اکرم سے +<br>حال دل کی ہر التجا کی ہوس   | ۵ |
|  | ردیف شین منقوطہ +  |   |
| ای مری جان ناتوان شاباش<br>ای میرے مالہ دفن ان شاباش   | ہو گئے چشت کوروان شاباش<br>کسکی فرقت میں تم نکلتے ہو + +   |   |

|   |  |
|---|--|
| خوب مسکن بنایا تو نے<br>ہر دم موت کرو یا مجھ کو<br>اوس گلی میں مجھے کیسا پامال<br>مکانے کے شکایت فرقت | اے میرے دلکے میہان شاہباش<br>واہ اے ہجر جانِ جانِ شاہباش<br>واہ اے شیرِ آسمان شاہباش<br>مرحب اسی مری زبان شاہباش |
|---|--|

|   |   |    |
|---|---|----|
| ۴ | مہر فیضِ خبابِ خواجہ سے<br>کیا ہی پردہ ہر بیان شاہباش | ۴۸ |
|   | رولیف ضا و غیر منقوطہ                                 |    |

|  |  |
|--|--|
| ہرگز نہیں ہے حشرتِ خیر الا نامِ خاص<br>نغم میں اسیر آچکا خادمِ دکن میں ہے<br>وہ خود اگر پلائے تو ہر لطفِ میکشی<br>خواہش یہ ہے کہ روزِ جزا طلبِ ہون<br>پہونچے گی جب یہ اُمتِ محبوبِ کبریا<br>مرکزِ حبیبِ حق کی محبت میں نام کرے | ہر فیضِ بابِ آپ سے ہر ایک عام و خاص<br>بادِ صبا تو جا کے یہ پہونچا پیامِ خاص<br>پیرِ میخان سے ہنکولے ایک جامِ خاص<br>لکھا ہوا ہوتیرے غلاموں میں نامِ خاص<br>محشر کے دن کرینگے ملکِ انتظامِ خاص<br>خافلِ جہان میں کر تو سہی کوئی کامِ خاص |
|--|--|

|   |   |    |
|---|---|----|
| ۴ | یا مصطفیٰ رب لیے ادا کا ہر وقت<br>ہر مہر و لگا رہتا غلامِ خاص | ۴۹ |
|   | رولیف ضا و منقوطہ   |    |

|   |   |
|---|---|
| ہر عاشق کو عشقِ نبی میں گزار فرض<br>دریا ی عشقِ آلِ پیغمبر میں غرق ہو<br>فرقت میں لاکھ غم ہوں شکایت نہ لبِ پر<br>بیچود ہوں اپنے شوق میں اتنی خبر نہیں | جس طرح مومنوں کے لیے ہے نماز فرض<br>ہر ذرِ ورقِ جہان سے بچا حراز فرض<br>ہے الفتِ رسول میں اخصاءِ راز فرض<br>عشقِ رسول فرض کہ مجھ پر ساز فرض |
|---|---|

|   |                                   |    |
|---|-----------------------------------|----|
| ۵ | یا رب طفیلِ ہر دورِ عالم ہی بخندے | ۵۰ |
|---|-----------------------------------|----|

|   |  |
|---|--|
| ہوئے ہیں ترک مہر سوزندہ نواز فرض  |  |
| روایت طار غیر منقوطہ  |  |
| <p>آل احمد کی ہے محبت شرط<br/>         عدمہ جا نگہ از زرق شریط<br/>         سا لگو نیکے لیے ہو محبت شرط<br/>         انکے دشمن سے ہو عداوت شرط</p>  | <p>بہر بخشش سے نیکے الفت شرط<br/>         بہر دیدار پاک حضرت ہے<br/>         نہیں مشکل سفر مدینہ کا<br/>         دوست سے انکے دوستی لازم</p>   |
| <p>۳۱<br/>         مغفرت مہر اپنی گریہ ہو<br/>         آل احمد سے ہے محبت شرط</p>   | <p>۵</p>   |
| روایت طار منقوطہ  |  |
| <p>بٹھائے جلد فرد گنہ سے خطا کا لفظ +<br/>         آتا ہے میرے لب یہ اگر مصطفیٰ کا لفظ +<br/>         مر جائیگا کہیں جو نہیں گے شفا کا لفظ +<br/>         ہے نقش قیامت پیر خدا کا لفظ +</p> | <p>نکلے جو منہ سے ایک بھی نبی کی ثنا کا لفظ<br/>         ہو تاسے قلب و روحو حاصل عجیبیت +<br/>         شریکے مریض ہر شفا چاہتے نہیں +<br/>         ثابت رہے گی لاش مری زیر خاک بھی</p>         |
| <p>۳۲<br/>         جی چاہتا ہو مہر کردن رات دہو<br/>         تسکین جان ہو خواجہ ہر دوسرا کا لفظ</p>   | <p>۵</p>   |
| روایت طار غیر منقوطہ  |  |
| <p>خشت تک جاری رہیں گے خلق میں حکام شرع<br/>         عالم اسباب میں جب کو لا ہے جا شرع<br/>         یا آئی دلو کو میرے قیام رکے دام شرع<br/>         یا غیبت میں ہو جانامو سوا بنام شرع</p> | <p>واہ کیا روشن کیا ہو مصطفیٰ نام شرع<br/>         بی تا ملی خشت میں وہ جام کو شریا کے گا<br/>         رستے وہ ہم تک شرع ہو غیبت میں قائم رہوں<br/>         پکی الفت ہر اک فرد شریہ فرض ہے</p> |
| <p>۳۳<br/>         پیر دیکھ کا قیامت میں نہ باغ حلد</p>   | <p>۵</p>   |

|  |  |  |
|--|--|--|
|  | پی لیا اسی جس نے زیادہ کلام شرع  |  |
|  | ر د لیت غین منقوطہ   |  |
| <p>بلکہ کیسا اور سے جہان کا چراغ<br/>اہل عرفان کے آشیان کا چراغ<br/>پر تو نور لامکان کا چراغ<br/>شمع دین محفل جنان کا چراغ</p>   |  | <p>بہی فریلے خاندان کا چراغ<br/>جانشین چراغِ دہلی ہے<br/>زینتِ تختِ قبلہ عالم<br/>رونی بزمِ چشت اہل بہشت</p>   |
| ۳۴   | <p>ماہ کی جان ہو زمین کی روح<br/>مہر کا نور آسمان کا چراغ</p>                      | ۵  |
|  | ر د لیت فار منقوطہ   |  |
| <p>دام پہلائے ہو وہ زلف پریشان ہر طرف<br/>ڈالے ہیں زنا گر دن میں سمان ہر طرف<br/>پھٹتے جاتے ہیں ہزاروں ہی گریبان ہر طرف<br/>نالہ زن ہیں ساکنانِ شہرِ مکہ ان ہر طرف<br/>تا فلک پہونچی ہے فریادِ غریبان ہر طرف<br/>سیکڑوں سبیل ہیں اور لاکھوں ہیں جان ہر طرف</p> |  | <p>ہمور ہے بین آجکل وحشت کر سامان ہر طرف<br/>کو دیا ہو کوئی جادو اس بہت بے پیر نے<br/>تیرے دیوانہ سو جنگل بھر گئے اسی شوخ چشم<br/>خنجر جو دستم سواک جہان پامال ہے<br/>بتلائے درد ہو کوئی کوئی صیدِ الم +<br/>تیرے غم نے جہان میں کر دیا ہر قتل عام</p> |
| ۳۵   | <p>چل مدینہ میں وہیں لکھن ل ہوگی تجو<br/>مہر کیون گہرا کے پتر ہا پریشان ہر طرف</p> | ۷  |
|  | ر د لیت قاف منقوطہ   |  |
| <p>بسیل تیغ ادا ہوں اور قاتل ہی فراق<br/>ہجر ہے لکھن جان اور حشر ہی فراق<br/>سخت جانی کامری دانش قاتل ہی فراق</p>  |  | <p>ناتوان ہوں یا نبی اللہ مشکل ہو فراق<br/>عمر تنہائی میں کتنی ہے نہایت لطف سے<br/>ضعف یہ ہر روح باہر تن کے جاسکتی نہیں</p>  |



|   |  |
|---|--|
| <p>جان کس کس سے بچاؤن صبح کے خوابان ہر<br/>دل لگانے کو سمجھتے تھے مذاق اور دلگی<br/>ہمد سو کیا پوچھتے ہوا اضطرابِ دل سرا</p>  | <p>بیکسی سے سچ ہر بتا کر دل سے فراق<br/>پر خبر اسکی شقی اندک حاصل ہے فراق<br/>جانتے ہو یا نوت بدیتا دل سے فراق</p>   |
| <p>۷</p>  | <p>۳۶</p>  |
| <p>گر نہ ہو سچو میسر وصل محبوبِ بندرا<br/>مہر تیری جان کا ارک و ز قاتل ہر خرا</p>   | <p>روایت کا فتنہ چھپرہ</p>   |
| <p>ہر مدینہ کی کیا ہی پیاری خاک<br/>چاک دامن ہو دانکے کانٹوں سے<br/>دیکھ اسی جذبِ شیرب و طبع<br/>نہ لیگا خدا سوا اوسکے ++<br/>بعد مرنے کے ہو وہیں مدفن<br/>مچکوا اس آنکھ سے دکھا یارب</p>   | <p>ہو وہیں کی خدا ہر پیاری خاک<br/>جسمِ پیو وہیں کی رملی خاک<br/>کر نہ بر بار تو سہ بار سہ خاک<br/>چھان لبر سب ہر کی ساری خاک<br/>وان کی پاؤں ہنسا باری خاک<br/>وہ شجر خوشنما رہے پیاری خاک</p>                                      |
| <p>۷</p>  | <p>۳۷</p>  |
| <p>خاک تم ہوا اگر مدینہ مدینہ +<br/>مہر اکیر ہو تھواری خاک</p>  | <p>روایت لاہم شیر مٹھو طہ</p>  |
| <p>میں کیا کہوں جو دلکی تمنا ہے یارِ سول<br/>جو کچھ عمل ہو ساتھ وہ روشن ہو آپ پر<br/>ہاں دلیں ایک عشقِ جمال آپ ہی کا ہے<br/>ہر قلب کا انیس ہے ہر دلِ عزیز ہی<br/>جنت ملی ملی نہ ملی مجھ غریب کو +<br/>اکبار اپنی آنکھوں سے میں اکو دیکھوں</p> | <p>ہر دم ہے خیالِ تمھارا ہے یارِ سول<br/>اک آپ ہی کا ہمکو ہر سہ یارِ سول<br/>حسرت کوئی نہ کوئی تمنا ہے یارِ سول<br/>کیا خوب اسم پاک تمھارا ہے یارِ سول<br/>بس سبنا آپ کا اچھا ہے یارِ سول<br/>بدت سے دلیں شوقِ مدینہ ہے یارِ سول</p> |

|   |  |
|---|--|
| رحمت کی ہونگاہ خدا سے سیسے ادھر<br>اب سیر چلکے کیجیے دشتِ مدینہ کی<br>غصیان کا خوف ہر نہ عذاب کو سے<br>چوڑا سے تہ ہے بات بڑی ہو یہ دیشل | تیاب آجکل دل شید ہے یار رسول<br>ہر وقت یہ جنوں کا تقاضا ہے یار رسول<br>رحمت کا آپ ہی کے ہمارے یار رسول<br>کب محو تیرے عشق کا دعویٰ ہے یار رسول |
|---|--|

|    |   |    |
|----|---|----|
| ۱۱ | لچھ ہود وای در دگر شہر کے لیے<br>انجور صبح و شام تیرا ہر یار رسول | ۳۸ |
|----|---|----|

|               |  |  |
|---------------|--|--|
| روایت نمبر ۱۱ |  |  |
|---------------|--|--|

|  |   |
|--|---|
| لمبے در و عصیان ہیں بنارِ حق<br>خدا کی کاٹنا سب نظر اتار ہی مقرر<br>اگر جسے کوئی پوچھے تو ہم ایمان کو ہیں<br>خدا کا واسطہ نہ گاہِ ملک و واد<br>نہ تم تار بکری مر تو اگر خاف مہر<br>ہر اک انسان کی خواہش ہیں<br>دل پہ در و کو تیرے ہیں کہیں ہوتی ہے<br>جلیس رہتے ہیں ہر باور گنہگار | نہال بلخ عرفان ہیں جنابِ خواجہ اعظم<br>نورِ شانِ یزدان ہیں جنابِ خواجہ اعظم<br>مسلم انوکھے ایمان ہیں جنابِ خواجہ اعظم<br>ہست خادم پریشان ہیں جنابِ خواجہ اعظم<br>گنگار و نگہبان حسین جنابِ خواجہ اعظم<br>ہر ایک کے دل کے ارمان ہیں جنابِ خواجہ اعظم<br>مہر و احسان ہیں جنابِ حسین جنابِ خواجہ اعظم<br>نظر گزیر رضوان ہیں جنابِ خواجہ اعظم |
|--|---|

|   |   |    |
|---|---|----|
| ۹ | تسبیح زین دایا کی عقیدہ شہر کا ہے<br>دروازہ در و عصیان ہیں جنابِ خواجہ اعظم | ۳۹ |
|---|---|----|

|              |  |  |
|--------------|--|--|
| روایت نمبر ۹ |  |  |
|--------------|--|--|

|  |   |
|--|---|
| عیسیٰ کو اور کیا کو پہچانتے نہیں<br>حسن نبی کے سلسلے کو سن کا سن کیا<br>انکار جیسا ہی و ہان جو گویا ہو لوگ | عاشق کیسے تیرے سوا جانتے نہیں<br>ہم حسن عارضی کو کبھی مانتے نہیں<br>شانِ رسول پاک کو پہچانتے نہیں |
|--|---|

بیمارِ دل طیبِ مدینہ کے پاس چل  
ایساں و حفرِ بین تیرے کو چہرہ کیساں  
پہچانتے نہیں جو خدا کے رسول کو  
آتی تو تھے پہ عالم رازِ خدا تھے آپ

عیسیٰ دوائے دردِ جگر جانتے نہیں  
شرب کی خاکِ پاک کی پہچانتے نہیں  
ہیں تجسّہِ خدا کو وہ پہچانتے نہیں  
سب کچھ وہ جانتے ہیں جو پہچانتے نہیں

عاشق ہیں مہرِ ہم تو رسولِ کریم کے  
خاکِ ایسویسے کو چون کی ہم چھانتے نہیں

۴۰

۸

یہ آرزو ہے کہ جب ہو گذرِ مدینے میں  
تمام دن ہو زبان پر مری درودِ سلام  
جو زائرِ درِ اقدس ہیں سب وہ ہیں ناجی  
آہی تیزی رفتار ہو یہ پافون میں  
ضرور پہول کے پہلو میں چاہیے کاشا  
زبان سے قم نہ کہیں پھر کبھی شابِ سچ  
یہ کیا سب سے بیان آگے ساتھ چھوڑا  
کچھ ایسے ہو گئے ہیں گم پتا نہیں ملتا  
ہر ایک سمت فلک سے ترول رحمت ہے

کرو ان میں زندگی اپنی بسرِ مدینے میں  
صلوٰۃ کتنا پھون رات بھر مدینے میں  
نہ خوفِ جرم نہ عصرِ سیاں کا ڈر مدینے میں  
کہ شامِ کعبہ میں ہوا و سحرِ مدینے میں  
ہو ایک جہاں ہی شوریدہ سرِ مدینے میں  
اوتر گئے آئینِ فلک سے اگر مدینے میں  
کہ ہر گیارہ اور درِ جب گھر مدینے میں  
نہ اپنا دہیان نہ دلی خبر مدینے میں  
خدا کی شان ہے دیکھو جدِ مدینے میں

یہ جانتے ہیں کہ ہر زندگی یہ دو دلی  
مرثیے مہرِ ہم اک دن گھر مدینے میں

۴۱

۱۰

کب تک میں یا رسول رہوں انتظار میں  
مر جاؤ نگاتوپ کے جو فرقت میں آپ کی  
تخفہ میں جا کے دو نگا میں کنگیر کو  
افسوس اسی ہوا ی مدینہ میں ہر تو

باقی نہیں ضبطِ دل بے قرار میں  
گذرے گی چین سے نہ کسی ن مزار میں  
یجاؤ نگا شبیہِ عکسِ ر میں  
ہم یان پڑے ہوئے ہیں کھنکھار میں

جاری رہیگانام محمد زبان پر  
آنکھوں سے دیکھ لے جو مدینہ تو ہوتا  
یو حسین کے مجھ سے خاک فرشتے مزار میں  
اگر آرزو یہی ہے دل سہیتہ اریں

۴۲

اگے اوس آستانہ کے مشکل ہو عرض حال  
ای مہر پہلے دل تو رہے اختیار میں

فخر پاگان زمان فخر جہان فخر الدین  
خود فنا گشت کہتا قرب الہی گردد  
کاشف سحر حق و راز نہاں فخر الدین  
ساکن خلد شدہ عرش مکان فخر الدین  
شان محمود عیان شد ز میان فخر الدین  
لیکن الجہار شد از نام و نشان فخر الدین

۴۳

مہر در در جزا پیش خدا خواہم فرست  
چشم تراہ بلب و زبان فخر الدین

تھا مومن جگر نہالہ گردون ساکون  
اتنا تو ہوش ہو مجھے فرقت میں یا نبی  
اب مانتا ہمیں دل بیتاب کیا کروں  
آئے اجل تو دلمیں خیال آپ کا کروں  
یہ رہ کئے نازنین کا فسانہ سنا کروں  
گر ہو سب بول نذر دل مبتلا کروں  
آنکھوں سے دیکھوں سر سبزین سجائے کروں  
کچھ ایک بات ہو تو بیان مدعا کروں  
کیون یاد تیری چوڑ کے با خدا کروں  
ای جذبہ وصال تر اشک کیا کروں  
پہونچوں نبی تک تو میں کچھ التجا کروں  
کیا چارہ گر علاج دل مبتلا کروں  
بیٹھا رہوں میں دور نگاہ کیا کروں

جسدن فرار پاک ہمیں نظر ٹپکے  
کیا پوچھتے ہو حال نہارون ہن حشرنا  
جستگ نہ تو بے نہ بے گاہ خدا مجھے  
کھینچا مرے خیال کو تار و خندہ شول  
واماندہ ہوں میں اور مقدر ہزار سا  
تدبیر کوئی بن نہیں پڑتی فراق میں  
پہونچا دے کوئی مج کو مدینہ تورات دن

|   |   |  |
|---|---|--|
| ۲۲  | اطہار شوق قلب کا افشا پنجاہ ہے<br>جب ضبط ہی نہ تو ہر ای حہر کیا کون   | ۱۲   |
| عاشق خدا ہی جسکا اوسی پڑا ہو نہیں<br>بندہ نواز شاہ ہو تم اور گدا ہو نہیں<br>کھتا ہے مجھے دردِ جگر لاوا ہو نہیں<br>روحہ کی خاک کھتی ہو بس کھیا ہو نہیں<br>پر طالبِ دوا سے دلِ مبتلا ہو نہیں<br>اک آپ رو برو ہیں جدِ برکتا ہو نہیں<br>واعظ ترے منانے سبک ماشا ہو نہیں<br>ہر بالِ ہوزبان ہمہ تن التجا ہو نہیں<br>نچکو وہی عطا ہو جو کچھ مانگتا ہو نہیں |   | شیدا ی روی پاک رسولِ خدا ہو نہیں<br>مسائل کو اپنے خوانِ سعادت عطا کر دو<br>کچھ آپ اسکی چارہ گرمی کیجے یا رسول<br>سنگِ درِ رسول کو ہے فخرِ عمل پر<br>کچھ اور جاہ و مال کی خواہش نہیں مجھو<br>آتا نہیں نظر کوئی خبر آپ کے نبی<br>شیر بزمِ جہاں کے شوقِ سجدہ کو رنگا نہیں<br>مطلب ہی آپ ہیں مری مقصدِ نبوی پیر<br>خواہش نہیں ہے مجھ کو زرو جاہ و مال کی |
| ۲۵  | دنیا میں کون پوچھنے والا ہے مہر کا<br>اچھا نہیں پراسنی پر کیا ہو نہیں | ۱۰   |
| رونقِ کون و مکان خواجہ معین الدین ہیں<br>ہر تنِ بیجاں کی جان خواجہ معین الدین ہیں<br>بلبلِ باغِ جنس ان خواجہ معین الدین ہیں<br>ہی وہی جنتِ جہاں خواجہ معین الدین ہیں<br>کعبہ ہندوستان خواجہ معین الدین ہیں<br>شرع کے راز د ان خواجہ معین الدین ہیں<br>ہاں معین الدین ہاں خواجہ معین الدین ہیں<br>شاہِ شامانِ جہاں خواجہ معین الدین ہیں              |   | رہبرِ اہلِ جہاں خواجہ معین الدین ہیں<br>ابنِ مریم کو بہلا حاصل ہوئی تھی کب یہ بتا<br>گلشنِ دنیا انہیں کے فیض سے سرسبز ہے<br>خطۂِ اجیر کو بیشک کہیں گے رشکِ غلہ<br>جنگتے ہیں شیخ و برہمن آستانِ پاک پر<br>اونسے پوچھ کوئی ابراہیم ان مفت<br>رہبرِ راہِ خدا و خضرِ دین مصطفیٰ<br>حلقہِ بلاعت پڑا ہر ایک کی گردنیں ہے                                   |



۹

حاصل دکن کی دشمنی سے کچھ نہ ہوگا اور فلک  
مہر پر جب یہ مہربان خواجہ عین الدین ہیں

۴۶

رور و شب نازلی ہوا اور نہ اجبیہ میں  
جاگناں ہند کی شکار شانی کے لیے  
بند ہندوستان بیشک مزار پاک سب  
جتنے اہل حشمت ہیں سبکی سے آرزو  
سایہ پاکہ جناب سرور پر بنمیدان  
ہیں جناب خواجہ اعظم طبیب درود دل  
انہی آنکھوں کو ملو گا آستان پاک پر  
سننے ہیں محروم اوس درست کوئی پھر نہیں  
زاران روضہ اقدس پرستہ درخ حرام  
واہ کیا سرکار ہے بجا آتی ہے سبکی مراد  
کثر کی ظلمت گمٹی اسلام کی رونق بڑھی

جلوہ فرما ہیں جنیب کبیر یا حبیب ہیں  
آگیا ہر وارث مشککات حبیب ہیں  
کیون نہ جاسے شوق و خلق خدا حبیب ہیں  
بان جب تک تن میں ہر گھٹے خدا حبیب ہیں  
جب مدینہ میں چھپا پید اہوا حبیب ہیں  
رحمت عصیان کی ملتی ہے دو اجبیہ میں  
مچکو ہو نچائے گاجب میرہ خدا حبیب ہیں  
ہم بھی بھائیے اپنی التجا اجبیہ میں  
داخل جنت ہوا جو آگیا حبیب میں  
اپنے مقصد پاتے ہیں شاہد اجبیہ میں  
جب قیام خواجہ اعظم ہو اجبیہ میں

۱۲

ہر بہت مضطر دکن میں اب زیر الدین  
اوسکو بلو الو شہر ہر دوسرا اجبیہ میں

۴۷

لو مبارک ہو کہ پھر ہوم سے آیا جیہ جشن  
قاف میں جن و پری عیش و شادمانی  
آفرین منہ سے نہ بولیں تو ہمارا دم نہ  
سال بھر شوق میں بیتاب رہا کرتا ہوں  
مدتوں دیکھتے ہیں راہ میری کی طرح  
اِس زمانہ میں جو ہوتا بخیر انجبتا

شیخ محمود کی ہے سالگرہ کا یہ جشن  
آج وہ رات ہے حور و نین ہی ہو گا یہ جشن  
اکے دیکھیں تو سہی چرخ سے علی یہ جشن  
کاش ہر راہ کی بند روین کو ہوتا یہ جشن  
اپنے مشتاقوں کی ہر گھٹے کا تارا یہ جشن  
جشن جہش کی پیشانی کا ٹیکا یہ جشن

گلشن و ہر کو شاداب کرے گیائے حبشن  
حیدر آباد کی تقدیر ہی میں تجا یہ حبشن  
یہ شبِ نور یہ جاہِ یہ تہِ شاہِ حبشن  
لطف دیتا ہے جو کچھ چار پہر کا یہ حبشن

رحمتِ عزتِ باری کا ہے ہر سمت نزول  
ہند کے شہر و زمین اس جشنِ مبارک کا شکر  
کہیں آنکھوں نے نہ دیکھا نہ سنا کا نوں نے  
سال بھر عیش اگر کیجیے یہ لطف کسان

۱۷۸

مہر و نر باتیں دل سوداگر تاجی  
او سکوتا م رکھے اشد ہر جگہ کا یہ حبشن

۱۱

ای ہند کے والی ابنِ علی اولادِ قبول معین الدین

ای روحِ حسن ای جانِ حسین ای آلِ رسول معین الدین

جو دم ہے وہ تیری یاد میں ہر ایک تو ہر دل نا شاد میں ہے

میں بھول نہیں سکتا تجھ کو تو مجھ کو نہ بھول معین الدین

مایوسی و حسرت ہمد میں اب دوست مرے رنج و غم میں

کیا عرضِ فسانہ اپنا کروں قصہ ہے یہ طول معین الدین

اچھوٹے اگر تم ہو خواہاں آخر یہ بڑے پھر جائیں کسان

ہم میں ہیں عیب بھرے لیکن تم کو قبول معین الدین

تنہائی ہجرت تھی ہے اب جانِ لبون پر آتی ہے

اگر دلِ شہزادِ غم کا مونس سو وہ بھی قبول معین الدین

اجیر میں جلد بلاؤ مجھے لکھ دو کفن سے نکالو مجھے ++

کتک میں سر پہ اوڑا تا پھر و نیاں خاک اور دہول معین الدین

تو چشمِ نبی کا تار اسے ہند زند علی کا پیار ہے

ہر دل میں نہو کیوں تیری جگہ تو ہے مقبول معین الدین

ہے گلشنِ عالم میں شہرت پھیلی ہے ہر اک جانب نکست

|   |  |
|---|--|
| تم بیشک باغ ولایت کے ہوتا رہ پھول مسین الدین  |  |
| ہے مہر کی خواہش یا سرور حبیب میں آ کر اٹھ بھر   |  |
| روضہ میں درو دیڑ ہوں اکثر احوال رسول مسین الدین   | ۹ شعر غزل ۲۹ -   |
| رونیٹ واو مہملہ   |  |
| <p>دو اردل اسے سمجھو سے خاک شفا سمجھو<br/>         حسین ابن علی کی شان مصطفیٰ سمجھو<br/>         یہ سو رنن تمھارا ہر خدا سے گر جلا سمجھو<br/>         شہر دوسرا تم ہو مجھے اپنا گدا سمجھو<br/>         جو کچھ ہے یار رسول اللہ دل کا مدعا سمجھو<br/>         فراق مصطفیٰ کے درد کو اپنی دوا سمجھو<br/>         دم آخر جو آجائے مدینہ کی ہوا سمجھو<br/>         قضا کو تم محی کی اداسی دلربا سمجھو</p> | <p>محبو خاک کو ہے مصطفیٰ کو گیمیا سمجھو<br/>         نبوت کی سدا کی فرق تھا بتلاؤ کو کوئی<br/>         بنی کی شان سے تھو نکر و شان خدا نظر<br/>         تمھارے در کا میں محتاج تم مالک خدا کی<br/>         بیان کرینگی طاقت ہونے کی پھر کی ہمت ہے<br/>         یقین دہیں کہو امی کشنگان خبر احمد<br/>         فانی العشق یا تنک ہوں مضطر محبت<br/>         تمھاری بنگلی اور عاشقوا دقت سمجھیں گے</p> |
| <p>تمھارا شوق اس میں شک نہیں اور مہر کا ہے<br/>         مگر لازم ہے اپنی انتہا کو ابستہ سمجھو</p>   | ۹  |
| رونیٹ ہار ہوز   |  |
| <p>مدینہ ہے ایوان قطب المدینہ<br/>         ہے رضوان بھی بان قطب المدینہ<br/>         خدا ہر نگہبان قطب المدینہ<br/>         محمد ہیں سلطان قطب المدینہ<br/>         گل سخن بستان قطب المدینہ<br/>         جہان ہے گلستان قطب المدینہ</p>  | <p>یہ ہے شوکت و شان قطب المدینہ<br/>         مکان آپ کا ہے گلستانِ جنت<br/>         محمد کے سایہ میں ہے اونکا مرتد<br/>         ہیں قطب المدینہ وزیرِ دو عالم<br/>         یہ ہیں شیخ محمود چشتی نظم می<br/>         جد ہر دیکھیں چشتیوں کا ہے مجمع</p>  |

|  |  |
|--|--|
| جدا کیونکر آنکو کوئی اون سے سمجھے ۔۔   | کہ بین فخر دین جان قطب المدینہ   |
| ادب سیکھنے کے مہر خاموش ہو جا  | نہوگی بیان شان قطب المدینہ   |
| روایت پاسے تختانی  |  |
| عشق مشوقانِ دنیا اور ہے ۔۔<br>خواجہ اعظم کے ہیں انداز اور<br>انکے افسانہ کا ہے کچھ اور رنگ<br>آپ کا مسجود بیتِ اشد سہی<br>اولیاء سب یوں تو ہیں خاصا حق<br>طور پر موسیٰ کو دعوے اور تھا<br>اور ہی کچھ رنگ ہے اجبیرین<br>آرزو منصور کو کچھ اور تھی | خواجہ اعظم کا جلوہ اور ہے<br>ابن مریم کا طرہ عین اور ہے<br>قصہ یوسف زلیخا اور ہے<br>زاہد و رندوں کا کعبہ اور ہے<br>ہاں مگر اجبیرہ والا اور ہے<br>عاشقوں کو تیرے دعویٰ اور ہے<br>صورتِ دیر و کلیسا اور ہے<br>تیرے شیدا کی تمنا اور ہے |
| نام ہو چیمبر کا مطلب نہیں<br>اس سخن گوئی کا منشا اور ہے  | ۵۲   |
| جہانگیر دہوم ہی تیری معین الدین اجیری<br>زبان پر رات دن رہتا ہی جاری نام کو تیرا<br>ہماری جان جب نکلی تو یہ کہتی ہوئی نکلی<br>جنون کے جوش میں جب سر کو لگا اتر چلوں گے   | بس بامداد ہو میری معین الدین اجیری<br>مگر ہوتی نہیں میری معین الدین اجیری<br>معین الدین اجیری معین الدین اجیری<br>مجھے چھٹ بے تیری معین الدین اجیری  |
| تقاضا ہے مہر کی آتروں میں اجیری<br>یہی ہوا زو میری معین الدین اجیری  | ۵۳   |
| بہان عشاق کی لیتی ہے ادا خواجہ کی  | ہر قیامت نگہ ہوش ربا خواجہ کی  |

|  |   |           |
|--|---|-----------|
| <p>صوتِ سرمد کی جو کرتا ہوں کہیں میں خواہش<br/>دشتِ اجیر ہی کو جائینگے جب جائیں گے<br/>اسمیں چو بات ہو لاشانی ہے ماشا اللہ<br/>کیا کروں لیکے میں گلہا سی جینا کی نکست</p>  | <p>غیب سے آتی ہے قانون میں صدا خواجہ کی<br/>بھر گئی وحشیوں کے سر میں ہوا خواجہ کی<br/>اک زمانے سے نرائی ہے ادا خواجہ کی<br/>بوسو نگار دے مجھے اسی باد صبا خواجہ کی</p>  |           |
| <p>۶</p>   | <p>بڑھتی جاتی ہے کچھ ای مہر خزنِ عمر کو<br/>کم محنت نہیں ہوتی بخ را خواجہ کی</p>  | <p>۵۴</p> |
| <p>چاہیے ہر شخص کو الفتِ معین الدین کی<br/>کیا لٹاتے ہیں خدائی کے خزانے بیدار<br/>اب نہ آنکھوں میں سمائیں گے حسنینِ جہان<br/>دغدغہ کیا حشر کا فکر قیامت کیوں کریں<br/>یا اربعی ادا کجا جلوہ ہو اندھیری گور میں<br/>پوچھیے جانیال سے اوس زورِ باطن کی صفت<br/>گیند پر نور سے نور آہی ہے عیان<br/>حاسد بدخلق سمجھے یا نہ سمجھے کیا غرض</p> | <p>فرض ہے ہر ایک پر طاعتِ معین الدین کی<br/>ملنے محمود کو د و لت معین الدین کی<br/>کسکو دیکھو صورتِ معین الدین کی<br/>ہم کو جب معلوم ہے عادتِ معین الدین کی<br/>مجمو مرتد میں لے صحتِ معین الدین کی<br/>جانتا ہے کفر ہی طقتِ معین الدین کی<br/>معدنِ انوار ہے تربتِ معین الدین کی<br/>جب خدا کرتا ہے خود عزتِ معین الدین کی</p> | <p>۵۵</p> |
| <p>۹</p>   | <p>مہر جب محشر میں انسان ہو کر مجھو عالم<br/>دان کھلے گی سب پہ کیفیتِ معین الدین کی</p>   | <p>۵۶</p> |
| <p>زمین پر رہو والوں کی فغانِ خواجہ ہر خواجہ<br/>لکیر چشم حق میں صورتِ محمودِ حشری ہے<br/>نہیں مطلبِ ہمیں ہندوستانِ رومِ قفس<br/>سکوتِ مرگ سرکشہ تر کو کچھ کہ نہیں سکتے<br/>دکوئی دلو بھاتا ہے نہ آنکھوں میں آتا ہے</p>  | <p>صدایِ ساکنانِ آسمانِ خواجہ ہر خواجہ<br/>محمد نقشب دل و در زبانِ خواجہ ہر خواجہ<br/>ہماری اور کیا ہے داستانِ خواجہ ہر خواجہ<br/>مگر اک جنبش لبِ سر عیانِ خواجہ ہر خواجہ<br/>وہاں کیا کام غیرون کا جہانِ خواجہ ہر خواجہ</p>  | <p>۵۷</p> |

|  |  |
|--|--|
| <p>مرا ہر ناز و دل ز کمر و دست این آید پس<br/>کب او سکی یاد سو خالی نہ گشتار و سکوت<br/>جہان میں جان و نادان پہنچے و کائنات میں<br/>نہ وہ ان عظیم کی رحمت تو زبان فکر چھوٹے</p>  | <p>صدائی آن و فریاد و فغان خوابہ تر خوابہ<br/>تمو شمی اکی تصور ہے بیان خوابہ تر خوابہ<br/>کلام پیر و طفلان سب زبان خوابہ تر خوابہ<br/>وہ ان خوابہ تر خوابہ پیر بیان خوابہ تر خوابہ</p>   |
| <p>۱۰</p>  | <p>۵۶</p>  |
| <p>سرخ افزا ساندہ کے آئی از بولہ اجیر سے<br/>آؤ تم کو کشتگان معرفت یا ان آؤ تم<br/>نہی تیج بخت گو کہ ہو نہ خجستہ میں<br/>کھینچ لے اکر بھاریہ شہر مقدس کھینچ لے</p>   | <p>اگر صبا لیا آج ہوا آئی سب تو اجیر سے<br/>یہ صدائیں آرہی ہیں کو کیو اجیر سے<br/>پریشانی ہو کے نکلی سرخو اجیر سے<br/>ہم تمہیں میں ہیں کو تو گفتگو اجیر سے</p>   |
| <p>۵</p>   | <p>۵۷</p>  |
| <p>یہ فائدہ ہو تجھے بخت یار کا کی سے<br/>وہ اپنے قبایہ عالم سے مانگ لیتا ہوں<br/>بنائے کیوں نہیں جارو بخت مجھے دلا<br/>سہنگی نفس کی بیماریاں نہ اس باقی<br/>سوائے انکے کسی سے میں مل نہیں سکتا<br/>بیان میں کہ نہیں سکتا کسی سے شرح کر</p> | <p>خدا ملا ہے مجھے بختیار کا کی سے<br/>جو مانگنا ہے مجھے بختیار کا کی سے<br/>یہی گلا ہے مجھے بختیار کا کی سے<br/>ملی دوا ہے مجھے بختیار کا کی سے<br/>کہ راستہ ہو مجھے بختیار کا کی سے<br/>جو کچھ ملا ہے مجھے بختیار کا کی سے</p> |
| <p>۶</p>   | <p>۵۸</p>  |
| <p>حامی ہمارا عشر میں بابا مسرید ہے</p>  | <p>عقبی کا اپنے عاصیو تو شہ فرید ہے</p>  |

|  |  |
|--|--|
| ہم آرزو مسیح کے آنے کی کیوں کریں<br>اسی چشتیوں گناہوں کا ڈر حشر میں نہیں<br>ہم سے گناہگاروں کو ظلمت کا خوف کیا | جب جانتے ہیں اپنا مسیحا فرید ہے<br>موجود اپنے واسطے اپنا سرید ہے<br>تاریکی محسوس کا اوجہ الٰہی سرید ہے |
|--|--|

|   |  |    |
|---|--|----|
| ۵ | صدقے سمیتر کے قبلہ عالم کر و شتر<br>مہر نظامی تیرا سہارا سرید ہے | ۵۹ |
|---|--|----|

|  |   |
|--|---|
| ہو گانہ کوئی ہم سر محبوب الٰہی<br>سلطانِ مباح کے ہیں خدام ہزار<br>شانِ آگاہی تھی جلوہ شانِ اخلاص<br>ہر چند کہ باطن میں تھی تا عرش ساقی<br>عشاقِ کرشمہ ہیں دہر فرط ادب سے<br>کافی ہو مٹانے کے لیے لاکھ کی جان | فردوس کا در ہے درِ محبوب الٰہی<br>ہر ملک میں ہر لشکرِ محبوب الٰہی<br>دیکھتے تو کوئی چوہے محبوب الٰہی<br>تھا فرشِ زمین بستہ محبوب الٰہی<br>غریبان ہی او دہر خنجرِ محبوب الٰہی<br>اک عشوہ غارت گر محبوب الٰہی |
|--|---|

|   |  |    |
|---|--|----|
| ۶ | سجدہ میں رہو حشر ملک سر نہ اٹھا کے<br>سرِ سر کا ہوا در درِ محبوب الٰہی | ۶۰ |
|---|--|----|

|  |  |
|--|--|
| روشن آئینہ ہے ایمان چراغِ دہلی<br>اونکے رتبے کی بلندی کوئی دیکھ کر<br>میکشوپاؤ گے ہرگز نہ سبے اطہر کو<br>ہر گلِ سبب کا ہر باغِ جانِ نبین<br>اس سے کیا بڑھ کے ہوا بقبلہ عالم کی<br>جب ملیگا ہمیں سودا سی محبت کا مزہ<br>وہی صوفی وہی سیرت وہی نکتہ وہی رنگ<br>اک زمانے کو ہر گھیرے ہوئے رحمت کی طرح | چشمِ بد دور ہو کیا شانِ چراغِ دہلی<br>ہے فلکِ زنیہ ایوانِ چراغِ دہلی<br>چھوڑ کر جاؤ نہ دوکانِ چراغِ دہلی<br>تازہ ہر دم ہو گلستانِ چراغِ دہلی<br>روحِ محبوبِ خدا جانِ چراغِ دہلی<br>وسعتِ دل ہو بیابانِ چراغِ دہلی<br>فخرِ دین تھے گلِ بستانِ چراغِ دہلی<br>پر تو یزید شبستانِ چراغِ دہلی |
|--|--|



|  |  |    |
|--|--|----|
| ۹  | یا آلہی یہی خواہش ہے کہ روز محشر<br>ہاتھ ہو مسسیر کا دامانِ پیچ و پٹی  | ۶۱ |
| کیا کہوں جو حالِ مخدوم علی صابر کا ہے<br>لاستین کو میری سسکم چاہیے کہ نہ ضرور<br>آپکا ہر ایک طالبِ خلقِ یمن اک فردست<br>ساتلانِ معرفت خالی نہ آئیں گے کبھی | اوج پر قبائلِ مخدوم علی صابر کا ہے<br>اسی زمینِ یالِ مخدوم علی صابر کا ہے<br>بے بہا ہر لالِ مخدوم علی صابر کا ہے<br>جیبِ مالامالِ مخدوم علی صابر کا ہے | ۱۰ |
| ۱۱   | نازِ رفتارِ آپکا ہو یا قیامت کی روش<br>مہرِ بچی پامالِ مخدوم علی صابر کا ہے  | ۶۲ |
| ہے رہبرِ بہشت و لائقِ شہدائی<br>ہے ذاتِ پاکِ او کی درجہ فیضِ جود<br>وہ سر ہے حسینِ او کی محبت کا جو شہد<br>شانِ سلوک اور ہے ادنیٰ کے طریقِ یمن             | الفت کر کے نصیبِ خدا نقشِ بندگی<br>سائل سے کوئی پوچھے عطا نقشِ بندگی<br>وہ جان ہو جو ہووے خدا نقشِ بندگی<br>ہر رنگ سے روش ہو جو خدا نقشِ بندگی         | ۱۲ |
| ۱۳   | اٹھنے دیا ہے عروجِ او کی ذات کو<br>کیا مہر تو کرے گاشتا نقشِ بندگی   | ۶۳ |
| رہبرِ راہِ ہنداشیخ شہاب الدین ہے<br>ہے کرمِ او کا زمانہ کے لیے فیضِ خدا<br>منہ بھلا کیا جو کرے آپ کی توصیفِ کوئی<br>فخر تھا آپکا مشہورِ جہان میں ہر سمت    | منظرِ نورِ خدا شیخ شہاب الدین ہے<br>معدنِ جود و سخا شیخ شہاب الدین ہے<br>شیخِ اعظمِ بخدا شیخ شہاب الدین ہے<br>روحِ جسمِ اقدس شیخ شہاب الدین ہے         | ۱۴ |
| ۱۵   | ہے یقیناً بس تیری حجت کوڑی گاؤں<br>مہرِ مخدوم ترا شیخ شہاب الدین ہے  | ۶۴ |
| زینتِ بزمِ جہان ہیں سید احمد رفاہی   | محرمِ رازِ نہان ہیں سید احمد رفاہی   |    |

|  |                                    |
|--|------------------------------------|
| رونی بزم جهان ذات مقدس او کی ہے        | شمع ایوان جوان ہیں سید احمد رفاعی  |
| شان رفعت ہو ہے او کی بہت پایا آسمان کا | سرور عالی مکان ہیں سید احمد رفاعی  |
| گلشن جنت سے بھی بڑے کمزین کامرت ہے     | رونی از ای جهان ہیں سید احمد رفاعی |

|                                      |    |
|--------------------------------------|----|
| کون ہی اے ہر جوتیا نہیں پنام اونکا   | ۶۵ |
| ور دہر پیر و جوان ہیں سید احمد رفاعی |    |

|  |  |
|--|--|
| خمسہ بر غزل لغتہ قبلہ گاہ حضرت حافظ محمد نیر الدین چشتی متخلص بہ نیر |  |
| ادام اللہ فیضانہم  |  |

|                                  |                                  |
|----------------------------------|----------------------------------|
| شمع وحدت نور ایمان معین الدین ما | گلشن جنت گلستان معین الدین ما    |
| ہست ہر ابرار فرمان معین الدین ما | ہست ہر ابدال احسان معین الدین ما |

|                                   |  |
|-----------------------------------|--|
| لغتی یا بند از خوان معین الدین ما |  |
|-----------------------------------|--|

|                                      |                                   |
|--------------------------------------|-----------------------------------|
| نور حق یار و ضلالت با شہ پیا پی متصل | باضیای شمشیر منور شد خجلی         |
| از فروغ عارض اور صورت منفصل          | بر در پاکش اگر آید کد امی تیرہ دل |

|                                 |  |
|---------------------------------|--|
| نور بخش شمع ایوان معین الدین ما |  |
|---------------------------------|--|

|                                    |                                 |
|------------------------------------|---------------------------------|
| دم بدم انوار حق از گنبد اقدس ایمان | خم شود براستانش بہر تسلیم آسمان |
| خاک کویش نور افروز جبین عاشقان     | باہزاران شوق می بوسند دم آستان  |

|                                  |  |
|----------------------------------|--|
| مرجع خلق است ایوان معین الدین ما |  |
|----------------------------------|--|

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| بندہ پرور لطف گستر سرور اہل جهان | آفتاب آسمان حیر وجود عارفان     |
| گوہر دریای بخشش بحر فیض بیکران   | چون بنا شد بار و نخل اور خادمان |

|                                 |  |
|---------------------------------|--|
| ابر رحمت ہست دامن معین الدین ما |  |
|---------------------------------|--|

|                                    |                                   |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| بی خطر خدام حضرت از طریق خوف و بیم | مستقیم احباب بر راہ صراط مستقیم   |
| تا قیامت دشمنش محروم از لطف کریم   | شکران خواجہ اعظم سند و اعجاز مجسم |

|  |  |
|--|--|
| الائقِ جنتِ ظلالانِ معینِ الدینِ ما          |  |
| در خیالِ عشقِ او تنہیِ صحنِ انِ باشند مرد    | کیست آن مردم کہ در اننتِ نباشد کوچہ<br>در ہوا می لعلِ او عیسیٰ شدہ گردونِ نور                  |
| از شدوانِ حق بود شانِ معینِ الدینِ ما        |  |
| واقعہ سیرِ حقیقتِ راہِ عرفانِ راغبیر         | خواجہ اعظمِ سراجِ راہِ دینِ روشنیہ<br>مہرِ با قولِ بغیرِ خوش بیانِ شد مہصیفر                   |
| این ہمہ بودست فیضانِ معینِ الدینِ ما         |  |
| ایضاً  |  |
| دلِ بُردِ ہر شیدا معینِ الدینِ چشتی کا       | میری آنکھِ شبنمِ ہر جلوہ معینِ الدینِ چشتی کا<br>یہاں شکِ سرینِ ہر سودا معینِ الدینِ چشتی کا   |
| کیا خوش ہو کے نعرہ یا معینِ الدینِ چشتی کا   |  |
| زبانِ محوِ فغانِ ہر ہجرینِ لبِ حرفِ شیونِ    | ہمارا ہر فراقِ پاکِ مینِ وحشتِ کا مسکنِ ہے<br>ہماری آنکھِ اوگلے رخِ کمرِ نظارِ دنِ کا مسکنِ ہے |
| ہمارا دلِ ہر سرمایہ معینِ الدینِ چشتی کا     |  |
| گذاری گو کہ اپنی زندگی کثرتِ مینِ حضرت نے    | بسر کی عمر ساری عالمِ غربتِ مینِ حضرت نے<br>گذر لیکن کیا ہے پردہ وحدتِ مینِ حضرت نے            |
| قدم رکھا ہر میدانِ حقیقتِ مینِ حضرت نے       |  |
| بڑھا ہر کس قدر رتبہ معینِ الدینِ چشتی کا     |  |
| حسن کے لاڈ نے آلِ حسینِ ابنِ علی حضرت        | ہیں خضرِ جادہ حاجی شریفِ زندگی حضرت<br>نورِ شمعِ بزمِ خاندانِ حیدری حضرت                       |
| ہر اک کے سر پہ ہر سایہ معینِ الدینِ چشتی کا  |  |
| فغانِ بی سودِ ہر کیونِ آنسو دیکھ نہ کو دھوتا | چل لبِ اجیرِ مینِ یا ان عمر ساری ہفت کھوتا   |

|   |  |
|---|--|
| بٹی کا ہے نواسہ حیدر صدر کا پوتا ہے                                       | زبان سیراب ہو جاتی ہو زل شاداب ہو تابی     |
| عجب کچھ نام ہے پیارا معین الدین چشتی کا                                   |  |
| یہی بمبیل مر وارید ہیں بحر کرامت میں                                      | نہیں ثانی کوئی خواجہ کامیدان سخاوت ہیں     |
| نہ شوکت میں نہ حشمت میں نہ طاقت میں نہ نصرت میں                           | ہزاروں بار تولہ طے میزان محبت میں          |
| نہیں ہے کوئی ہم پلہ معین الدین چشتی کا                                    |  |
| دل پر دروین دریای الفت کی ہو طغیانی                                       | نہو کیونکر کہ حضرت حسن خوبی میں ہیں لاثانی |
| نہ رہی نام کوای مہر او سکے دل میں حیرانی                                  | میر خستہ جان ملتا ادب سے چشم و پیشانی      |
| اگر نقش قدم ملتا معین الدین چشتی کا                                       |  |
| مختمس لغت بر مصرعہ امیر ابن امیر نواب میر ابراہیم علیخان مغفور ساکن برودہ |  |
| مُرید خاص حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ                                     |  |
| صلواتِ اسلام کے کیا نام ہو نام محمود                                      | غیر عرش بلند میں ہے بام محمود              |
| اولیاء سے کہیں اعلیٰ ہو مقام محمود  | فہم جتنا ہے سمجھتے ہیں غلام محمود          |
| خالی از رمر نہیں کوئی کلام محمود  |  |
| سارے ارشاد ہیں حُفرت کو حقائق سے بھر                                      | اس قدر فہم نہیں پھر کوئی کیسے سمجھے        |
| ایک کشف حقائق کوئی یوجھے ہم سے  | اور اقوال مقدس کی کتب میں کیسے             |
| خالی از رمر نہیں کوئی کلام محمود  |  |
| بادی جادہ سلیم معارف آگاہ   | قبلہ اہل جہان راہ نما ہے گمراہ             |
| کوئی مانے کہ نہ مانے کہیں کوں گواہ  | ہو گیا ہے یہ سخن ذہن نشین خاطر خواہ        |
| خالی از رمر نہیں کوئی کلام محمود  |  |
| پھر بہار آتی شکوفوں میں ہوئی پھر دلی                                      | دیکھیے چرخ پہ کس حسن سے پھولی ہو شوق       |

|  |  |
|--|--|
| شاد بین اہل جن دور ہوا سنج دقت   | رات دن غری لیل یی پشور یی پشور   |
| خالی از رز نہیں کوئی کلام محمود  |  |
| شکل انسان میں نہ ظاہر نہ ہوا پیدائش<br>قسم اللہ کی عرفان میں وہ بکتا ہے          | اوسکے باطن میں جو چشما لائی کا گویا وہی<br>داعظا جسے سجور تو ابھی کہہ سکا کیا ہی |
| خالی از رز نہیں کوئی کلام محمود  |  |
| آپنی بات ہی ہو کچھ نہ کہ کلام باری<br>عقل حیران ہو کہ ہے تعمیر طاری              | بکھرنے کیوں غم نشہ کی ہو بھجھ سے غاری<br>جس سے نہ نہا بدون میں صرع ہر زبان جاری  |
| خالی از رز نہیں کوئی کلام محمود  |  |
| مہر کیا سوچ ہے گھٹنے کا نہیں یہ نقدہ<br>جھوٹ کتنا نہیں میں تم سے ذرا بھونچا      | مشرق ہو گئے ہیں اسکے تو گہر و ترسا<br>کیا عجیب ہو جو خاک سے بھی یہی آخر صدا      |
| خالی از رز نہیں کوئی کلام محمود  |  |
| خمنہ مدحیہ شب میلاد حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ بر غزل حضرت امیر<br>رضی اللہ عنہ |  |
| چشم شب میلاد کی دیکھی اداسی دلبری<br>ہر حور باغِ خلہ سے بولی پرستان سے پری       | رہرہ کا دل بیکل ہوا شیدا ہوئی ہر مشتری<br>ای چہرہ زیبای تو رشکِ حقان آزی         |
| ہر چند وصفت میکنم در بیان زیبا تر  |  |
| تو ای شب میلاد کس کس نگاہ سے ہو جلوہ گر<br>یون تو برس کی تین سو ساٹھ ہیں آئین گر | تیرا ہر ایک انداز ہر رونق دہر سے سحر<br>ہر گد نپاید در نظر صورت زرویت خوب تر     |
| شمسی نہا تم یا قمر یازہرہ و یا مشتری   |  |
| لاریب تیرے حسن سے ہو نور ایزد کا ہسم<br>اشتبہ شب مزاج کے انوار اقدس کی قسم       | چلے گا تیرے سامنے کیا حسن رخسارِ صنم<br>آفاق ہاگر دیدہ ام مرتبان و زیدہ ام       |

بسیار جوان دیدہ ام لکین چیز دگر

دیکھا شب میلاد فوج جب مدیت محمود کو  
سوجان و دل سر ہو گئے بس عاشق رچے رچے کو  
پھر روئین زبان حال سسکتے لگے بتیا بہر  
عالم پر لغیامی تو خلق خدا شبیدای تو

ایں گیس شہلا سے تو آور دہ رسم کا فری

کئے لگے اہل جان جب رات تھوڑی رگزی  
تو کیا چلی اسی شب کہ بس نیا سوار ایش چلی  
و اللہ کچھ تیری ادا تین ہین نرالی دار تھی  
عزم تما شا کردہ آہنگ صحرا کردہ

جان و دل با بردہ اغیست رسم و لہری

دہر جو فرحت تجھ سے ہوا اسی شب سب تجھ چرخ  
مر جاؤنگا یاد نگار ہوئی تو میری انگھو نہ مان  
یاں چھوڑ کر بسمل مجھ پر تیرا جاتی ہو کہان  
ای راحت آرام جان یا قد چون سرور دان

زندان مرود اسن کشان کار نامہ

دیکھا جو روشن نور کو شیل سٹرج کئے لگی  
کیا فرق مجھ میں تجھ میں تو مجھ کو بتلا تو سہی  
شب کی سنی جب گفتگو تیرا نور آواز دی  
من تو شدم تو من خندی من تر شدم تو جان

تا کس نگو دید بعد ازین من دیگر تو بگری

جب حضرت محمود سے روشن ہوا و درخیز  
شور سبار کیا دکھا دینا سے تا عرش برین  
پھر غیب سر پر پہوئی آواز صورت آفرین  
صورت گزشتہ چمن روضہ یارم بین

یا صورت کس اینچنین یا ترا کہ تو گری

سرگشتہ و مضطرب کن میں تو رہے گاتا کیا  
غافل ہو تو من مجھے تدبیر حصول مدعا  
ای مہر چل گجرات میں حضرت کو مقطع شہنا  
خسرو غیب است و گد آقا دادہ در شہر شہنا

باشند کہ از بہر خدا سو خریان بگری

خمسہ دیگر مدیہ شب میلاد حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ بر غزل سید محمد علی

رند مرحوم لکھنوی

|  |  |
|--|--|
| ہے شب محمود وہ چہر چائیرا<br>دیکھے پر یوں کانہ منہ دیکھنے والا تیرا          | حسن و خوبی میں جاگیر ہے شہر تیرا<br>حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شہر تیرا          |
| سب سے بیگانہ ہو اید بہت شناسا تیرا   |  |
| اچھی صورت ہے تری حسن ہے اچھا تیرا<br>نام بر تو ہے ترا بول ہے بالائیرا        | خوب شہرت ہے تری خوب ہے چو چا تیرا<br>شان اسے ہے تری مرتبہ اعلیٰ تیرا           |
| تو ہر کیا کوئی ثانی نہیں تھا تیرا  |  |
| شب روزی کے جوا ناز میں طلعت میں ہے<br>عکس نور شب معراج ہے رنگت میں تری       | جلوہ رنگ شب قدر ہے صورت میں تری<br>عقل کیا دخل کرے کنہ حقیقت میں تری           |
| حوصلہ نسبت مرا مرتبہ اعلیٰ تیرا  |  |
| ای شب ہوا سطر رہا ہے دل اپنا مروت<br>سینے آتے ہیں جا نہیں پیشل ہے مشہور      | آج آنکھوں میں سما یا ہوا ہے تیرا نور<br>دید لیلیٰ کے لیے دیدہ مجنون ہے ضرور    |
| میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تماشا تیرا   |  |
| تو کجا قبلہ کو نہیں کی وہ چشم کج<br>خیر ہے عقل کے ناخن لے ذرا ہوش میں آ      | نہ وہ انداز نہ وہ ناز نہ شوخی نہ جیسا<br>کسکی آنکھوں سے ہے دعوے تجھے تجھیشی کا |
| کس طرف دہیان ہوا و گرس شہلا تیرا   |  |
| تجھ کو ای رات جو دیکھا قلم قدرت نے<br>عزم ہر چند کہ باندھا قلم قدرت نے       | چادر نور ہے سمجھا قلم قدرت نے<br>قصد کے نہیں کھینچا قلم قدرت نے                |
| خود بخود جنگیا بیساختہ نقش تیرا  |  |
| حسن کو تیرے جو یکتائی میں حاصل ہو کمال<br>تیری صورت میں ہیں آثار جمال و جلال | شعرا کو نہیں ملتی ہے کوئی اسکی مثال<br>آنکھ لا سکتی نہیں تاب تجھ سے جمال       |
| عالم نور ہے ای حور سدا پائیرا  |  |



|   |   |
|---|---|
| دو توش زالو کجی کرتے سے ہوتے اوسکے                              | دست و بازو کجی اگر تیرے سے ہوتے اوسکے   |
| بال و گیسو کجی اگر تیرے سے ہوتے اوسکے                           | چشم و ابرو کجی اگر تیرے سے ہوتے اوسکے   |
| ہو چکا تھا رخ غور شیدہ پر دیکھو کاتیرا                          |   |
| جو سن سودا سے ہوا سبکے دماغ و غن خل                             | ہو توش کسکو ہے جو دیکھے تر حسن اکمل     |
| وہم بیفائدہ ہر منہ سے اولٹ دے انخل                              | پاک دامانی میں تیرے نہیں پڑنے کا خلل    |
| اپنے مشتاقوں سے ناخق ہر پیردا تیرا                              |   |
| خوش ہوئے مال کو با کر نہ کجی و سدن سے                           | دیکھا کچھ آنکھ اڑٹھا کر نہ کجی اوسدن سے |
| لیٹے بستر کجی کچھ کر نہ کجی و سدن سے                            | بیٹھے تکیہ کجی لگا کر نہ کجی اوسدن سے   |
| ہم فقیر و ن نے لیا جب سے سہارا تیرا                             |   |
| کوئی جا ہے تو زہا رہے ایسی شکل                                  | غیر ممکن ہے طر حد رہے ایسی شکل          |
| کچھ منسی کچھ میل نہیں یا رہے ایسی شکل                           | اختیار سی نہیں ہر رہے ایسی شکل          |
| کچھ گیا صانع ایجاد سے نقشا تیرا                                 |   |
| مہر دیوانہ کسی اور کا مشہور نہیں                                | صدیہ ہجر سے بسمل نہیں رنجو نہیں         |
| ہاں تری یاد سے غافل ہو یہ قدر نہیں                              | عاشق روی پر سی شیفہ حور نہیں            |
| جان جان رند ہے دیوانہ و خیدا تیرا                               |   |
| مسندس در مدح مبارک حضرت قبلہ عالم شیخ محمود میان چشتی احمد آباد |   |
| گجراتی رضی اللہ عنہ   |   |
| عالم بین جو شربت برور دگا رہے                                   | سر سبز وادی و چین روزگار رہے            |
| ہر شاخ نخل باغ سے گل ہمکنار رہے                                 | ہر ہر روشن پہلویش نسیم بہا رہے          |
| صحیح چمن نمونہ خلد برین ہے آج                                   |   |
| خلد برین کا نقشہ ثنائی زمین ہے آج                               |   |

|   |                                      |
|---|--------------------------------------|
| شبہم کے قطرہ قطرہ میں اختر کی شان ہے    | گل چاندنی میں ماہِ منور کی شان ہے    |
| سوچ مکھی میں پیر اکبر کی شان ہے         | مہینِ چین میں گنبدِ اختر کی شان ہے   |
| دکھلا رہی ہو جرج کو اب فدویہ ایک شاخ    | جھک جھک کے بنگلی ہے میر نوید ایک شاخ |
| دانشد اس مکان کا جو بن گیا ہے آج        | اس روشنی میں کا کہشان کی ضیا ہے آج   |
| ہر اک شجر بلور کا طوبے بن گیا ہے آج     | ہر حبیب لڑکا کنول ثمر مدع ہے آج      |
| ہر شمع نور دیدہ حور کا رشک ہے           | ہر اک چہرہ غرض غدا کا رشک ہے         |
| ہر سمت جو شِ روشنی و نور آج ہے          | شب کی سیاہی نور سے کافور آج ہے       |
| ہم پلے شجر شبِ دہ بجور آج ہے            | یہ رات رشک نور رخ حور آج ہے          |
| حیران ہو اپنے دل میں نئے ڈھب کو دیکھ کر | خورشید دنگو بھول گیا شب کو دیکھ کر   |
| حاصل خوشی ہو در دیون سے لال ہے          | عیش و طرب میں مجھ ہر اک خوشخصال ہے   |
| جنسِ غم و الم کا زمانہ میں کال ہے       | ہر لب پہ ذکر حق ہے یہی قیل و قال ہے  |
| کشتیِ مہی ہے قلمِ قمر الدین             | بادہِ فروزش جمع میں سب خانقاہ میں    |
| مشغول یاد حق میں ہیں سب لوگ شام سے      | فرصت یہاں کیونہیں انہر کام سے        |
| عصیان کو خوف ہوتا ہو رحمت کو نام سے     | ہر آج مستفیض جہان فیضِ عام سے        |
| آثارِ انبیا طہینِ عشرت کا طور ہے        | رحمت پکارتی ہے کہ اب میرا دور ہے     |
| کتے میں دیکھتے ہیں چراغوں کو جب شہر     | جنش نہیں ہر انہیں یہ کیش میں کس قدر  |

|                                     |                                     |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| گردن کے سمت پین پر لگا کر بونہر نظر | ٹیکر کس بیکوراز کے انکی نہیں خبر    |
| مگر یہ ہم جو فلک کی طبع سے لگی ہوئی | تیرے ہر ایک چراغ کا بقیہ لگی ہوئی   |
| پیدا یہ کون بیج شرف کا فستمر ہوا    | کہتی ہر خلق توں یہاں جلوہ گر ہوا    |
| بارہ کس بیکر کا جہاں میں ظہور ہے    | کہ وہی وہ ایک تابہ فلک کا یک نور ہے |
| چہرہ سے آئینہ کا تجھ سے ملے طویر ہے | جسکو ہر ایک راز خفی پر مجبور ہے     |
| ایسا شب بیکول ہے محمود نام ہے       | وہی سر سبز ہواور یہ تالی مقام ہے    |
| نامب رسول کا تو پہ پیر و علی کا ہے  | اور جانشین شریف شہر زندگی کا ہے     |
| واجب ہر ایک شخص سے تعظیم کی ہے      | یہ بادشاہ بند ہے اسیلیم کی ہے       |
| احوال اب تولد حضرت کا ہے رستم       | چلتا ہے جھبک کر فرط ادب سے مراشلم   |
| سرخی رنگ عورت ہے شہریت سے ہم        | شاخ قلم سے جھڑے ہیں بھول آج دمدم    |
| دلت سواک زمانہ کو تھی یاد آسپ کی    | پندرہویں رات کو ہوئی میلاد آپ کی    |
| فانم ہوئی جو خلق میں بنیاد آپ کی    | اور دیکھی مرے نقشہ خدا داد آپ کی    |

|  |   |
|--|---|
| <p>اوس شریعے مارے شرم کو گیس کر گیا<br/>چھیننے لگا سناپ مین اور گیس کر گیا</p>     |   |
| <p>کیا نہ کہہ سکا ہے جو بیان کیجیے صفات<br/>حق نے کیا ہے پر وخت ارکانات</p>        | <p>میں کو نہ کہہ سکا ہے جو بیان کیجیے صفات<br/>بیعت زانکے فاسق دغا جو ہر نجات</p> |
| <p>اب انکے گئے روشنی ہر اک کی مانند<br/>ہیں اولیاء وقت ستارے یہ چاند</p>           |   |
| <p>کننے لگی کہ مین بھی بڑی نیک ذات ہوں<br/>یر فکر محکویہ ہے کہ مین شب برات ہوں</p> | <p>شب نے جو دیکھا یہ کہ تولد کی رات ہوں<br/>رہے در ابلند ہے عالی صفات ہوں</p>     |
| <p>ایلیل قدر یا شب معراج کون ہوں<br/>ای بخت سچ بتا دے کہ مین آج کون ہوں</p>        |   |
| <p>اجاب گویش دل سے سماعت کریں ذرا<br/>لکھا وہی قلم سے ہے راوی نے جو کہا</p>        | <p>لکھتا ہوں اب کہ راست حضرت کا ماجرا<br/>اپنی طرف سے لفظ کوئی کم نہ ہے سوا</p>   |
| <p>راوی نے جس قدر یہ حکایت بیان کی<br/>تقلید پوری پوری ہوا اسکے زبان کی</p>        |   |
| <p>تھے ساتھ لیکے کنی خدام نیک خو<br/>تھے وہ بھی ہم کاب شہنشاہ راست گو</p>          | <p>اک روز اک سفر ہوا در پیش آپ کو<br/>حضرت سے چھوٹے اور تھے حضرت کو بھائی دو</p>  |
| <p>ندی تھی ایک راہ مین دریا بنی ہوئی<br/>چلتی تھی انیڑاٹ سے اونچی بنی ہوئی</p>     |   |
| <p>آپس مین کہہ رہا تھا یہ ہر ایک دلفکار<br/>اس بنجر جھڑ سے جو ٹرا لگا سے پار</p>   | <p>مخلوق تھی کنارہ دریا یہ ہمیت دار<br/>یاں کوئی ٹمکسا رہے اپنا نہ کوئی پار</p>   |
| <p>اونکے جو حال زار یہ بھٹ خدا ہوا</p>   |   |

|  |   |
|--|---|
| پیدا بسل یک سمت سے یہ نا خدا ہوا   |   |
| اللہ سے کریم رحیم او سکی پاک ذات<br>نیت سے مستقیم تو مایا سے گی نجات           | بولاکبر آن مسافر دین سے یہ ملک صدقات<br>کیا تو زمین فنا کا جبر باقی ہو کچھ حیات |
| کہتے ہوئے زبان سے چلو بس خدا خدا<br>کشتی رضا ہی حق ہو تو کل ہے نا خدا          |   |
| اور سنہ سے تین بار کیا نام مستطاف<br>یا تک گھٹا کر خون سے گھٹنوں تک گیا        | یہ گئے پانچو اب تپ سے ندی میں جب رکھا<br>وہ ترور و شور شراب روان خود بخود گھٹا  |
| ندی کو وجد ہو گیا اور جھپٹنے لگی<br>ہر موج نا خدا کے قدم چومنے لگی             |   |
| ہی آپ ہی کے قبضہ قدرت میں خشت تر<br>دلین جباب کہ ہے ترا نقش کا لہجہ +          | بولی زبان حال سے پاشاہ بجز و بر<br>شاد اب آب نیش کرم سے ہے ہر بجز               |
| کیا خاک ہو گی میری روانی کی آبرو<br>بس تیرے دم سے بہ گئی پانی کی آبرو          |   |
| خادم تھے جتنے ساتھ وہ سب سر کے بھل گئے<br>چہرے بے ہوش تھے جو سن طرب سے بدل گئے | الفصل دہر سے او دہر کو نکل گئے ++<br>نفرش ہوئی جیہ یا تو جین فوج را سب بھل گئے  |
| کہنے لگے کہ رہبر افر خدا ندا<br>ہم بکیسوں کو نائب مشکلا شایلا                  |   |
| انکی دعا سے آج دوبارہ ہوئی حیات<br>یار قبول کر تو ہماری اک اور بات             | پھر بولے انکے صدقے تھے ہم کو ملی نجات<br>یارب جہان میں ذات کو انکے رہے ثبات     |
| محشر میں دلہ نقش لاکا بٹھا کر آئیں<br>نعلین پاک آپ کو سر پر اوٹھا کر آئیں      |   |

|   |   |
|---|---|
| اور غین تھا ایک مشرک بد بخت و بد سیر    | دنیا میں بد دینی شکر اور کشتہ تھے بشر   |
| اور سنگو گمان بہو اکہ یہ ہے کوئی سحر گر | یا اس شاعر کو غیبی نظم سب سے نظر        |
| ہر شبہ برق سحر میں حاصل کیا             | اوس روز اوس کے سحر چکے نہ دلا           |
| جوان کے خواص جو رکھنا تھا وہ شریہ       | تھا سر شہد و جمل درخت تھے میر شاہ فکیر  |
| نخوت سے انچی سب کی نگاہوں میں تھا حیر   | صورت ہوا جس کے کئے نقشہ جہان و دیر      |
|   | تھی گامی ساتھ دوش پہلو نہ کہ وہ         |
|   | بسر و سپاہ ختام ہر اک نہشت خود          |
| اس بخت خراب سے دریا میں وہ چلا          | وہ گم گئی کی تھی یا تھہر میں طوشتہ کمر  |
| جاتا تھا اس طرح سے شقی بیزنا ہوا        | اقتضیٰ دھار دھار یہ ہے یہاں مہر گیا     |
|   | اور سپہ جہاں صورت سنگہ گراں چلا         |
|   | بولی قضا کہ آؤ بچا جی کہاں چلا          |
| مدت سے تیری یاد میں ہے آتش سفر          | تیار ہوا نہ سہے نہ نہشت ہم میں تیرا گھر |
| جگو نہیں ہے خون آگہی سے کچھ سذر         | جلدی سے چلے غم کی طرست ویرا سب گھر      |
|   | کیا جان کر تو منت کر محمود ہو گیا       |
|   | مرد و حق تھا اور بھی مرد و ہو گیا       |
| بہتر ہے بجگو اپنے کیے کی سزا لینے       | دو رخ کی آہ کج کا تجھ پہ الم نہ لے      |
| رہنے کے واسطے کوئی گھر آگ کا لے         | غسلین اور قوم کی بجگو غدا لے            |
|   | نالان ہی عمر تیری جوانی کیوا لے         |
|   | اب تشنگی رو لائے گی پانی کیوا لے        |
| موجوں نے چار سمت سرا و پکیریا ہجرا      | حیران و مضطرب ہوا منہ ہا بریں ہجوم      |

|  |   |
|--|---|
| جسوت آیا حلقہ گرداب میں مٹلوم  | اوستہ ڈورنگ کو ہوئی دریائین اکٹہ                                    |
| مدی میں شدہ غرب سے اشرقی ہو گیا<br>چکر دیا بھنورنے کہ وہ غسری ہو گیا   |   |
| بس جہراب کراستہ حضرت ہوئی تمام<br>انکو دوا خدا سے کہلے خالق الانام   | سپنے کیت خامہ کی اب روک لو کام<br>محمود کے طفیل سے نبجائیں ہمیر کام |
| حضرت کے فیض خام کا دریا ران رہے<br>جتک کہ یہ زمین رہے آسمان رہے  |   |
| ربا بھیات  |   |
| شجرہ طیبہ شیبہ عالیہ ہشتیہ از مخدوم عالم شیخ فخر الدین چشتی تاجدار ہست<br>دختر سدا خلاق دو جہان خالق کون و مکان قبل جنار و قل خانہ |   |
| ہر برگ سے آشکار صنعت تیری<br>یارب کوئی کس طرح تیری حمد کرے   | ہر بار کو دی ہوئی سپہ قدرت تیری<br>معلوم ہی جب نہو عقیقت تیری       |
| در لغت مبارک شید المرسلین شفیع الامم سرور کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم   |   |
| کیا خوب ہے فخر انبیا کی صورت<br>مطلب تھا یہی ظہور سے حضرت کے   | اک نور خدا ہے مصطفیٰ کی صورت<br>بندے بھی تو دیکھ لین خدا کی صورت    |
| در مدح مبارک منظر العجائب انام المشارق والمغربین امیر المومنین شیدنا علی بن ابی طالب   |   |
| آقا کہتے ہیں اور بولی کہتے ہیں +<br>اللہ کا محبوب وصی جسد  | آئینہ حسن ازلی کہتے ہیں<br>ہیں اس کے لقب جسکو علی کہتے ہیں          |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ خواجہ حسن بصری انصاری رضی اللہ عنہ  |   |
| شہ ملک لایت کے حسن بصری ہیں<br>اللہ معرفت میں یہ کمال  | منہج ہدایت کے حسن بصری ہیں<br>کشاف حقیقت کے حسن بصری ہیں            |



|   |   |
|---|---|
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ عبدالواحد ابن زید رضی اللہ عنہ              |   |
| ہر ترسے ڈنکے سے اہم عبد الواحد<br>آقا سے جس ان علام عبد الواحد                  | روشن سے چہا نچین نام عبد الواحد<br>ناٹا انوی ہر اک گرای کوی حضرت  |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابو الفضل فیصل بن عیاض فیصلی رحمۃ اللہ علیہ |   |
| اب ہوتا ہوں کرد و نڈانی تیری<br>ای فضل فیصل اب خبر سے میری                      | پس ہو گئی درد غم سے دلکو سیری<br>گنہ گرا دینا کے بکھر دن سے دلی   |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ سلطان القادرین حضرت خواجہ سلطان ابراہیم دہم بلخی فیضی  |   |
| جس جا پر سے صاحب ایمان رہے<br>یان بھی سلطان تھے دان بھی سلطان رہے               | خالق سے نہ ایک دم بھی انجان رہے<br>آغاز بھی نیک اور انجام بھی نیک |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید الدین حلیفۃ المرعشی رضی اللہ عنہ        |   |
| رخ زینت طور ہے سید الدین کا<br>ہر جا پہ لہور ہے سید الدین کا                    | روشن کیا نور ہے سید الدین کا<br>وہ دیکھتا ہے جسکو بصیرت ہو نصیب   |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رضی اللہ عنہ        |   |
| اور تو ہی ہو خاتم ولایت کا نگین<br>گنج کسیر ازلے کا اسین                        | رحمت کے صدف کا ہی تو ہی در نگین<br>خازن ہے خزائن رسالت کا تو ہی   |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ حمشا علوی دنیوری رضی اللہ عنہ               |   |
| روتا ہوا کرتا ہوا من ریاد آیا<br>غم بھول گیا خوش د آیا                          | جبشدر میں مہر حسنہ برباد آیا<br>عصیان کی نہ دہشت تھی نہ خوف دورخ  |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ نرسا سہ چشتیان حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی               |   |
| اسکے سایہ سے دور ہر زشتی ہے<br>اسحاق نرسا سہ چشتی ہے                            | یہ بچر گنہ میں صورت کشتی ہے<br>اسی چشتیو تملو ہی مبارک ہو بہشت    |

|  |   |
|--|---|
| درج مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی احمد چشتی رضی اللہ عنہ   |   |
| ای قلب کمین ناصر الدین احمد<br>مختار بین زہو مجمل و زہر الدین ہر<br>لے ناصر دین ناصر الدین احمد  | ای قلب کمین ناصر الدین احمد<br>مختار بین زہو مجمل و زہر الدین ہر                |
| درج مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی محمد زین ابی احمد چشتی رضی اللہ عنہ   |   |
| یہ عارف ذات پاک سرد کھڑے<br>جب نزع میں تیرے سے یا محمد نکلا<br>یہ مورد رحم و فیض سجد کھڑے<br>بالین پہ سرے ابی محمد کھڑے                              | یہ عارف ذات پاک سرد کھڑے<br>جب نزع میں تیرے سے یا محمد نکلا                     |
| درج مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی رضی اللہ عنہ   |   |
| ہاں واقف اسرار نبی تو ہے<br>صورت کو جو میر والے دیکھیں تو کمین<br>ہاں شکل محمد کی نشانی تو ہے<br>خالق کی قسم یوسف ثانی تو ہے                         | ہاں واقف اسرار نبی تو ہے<br>صورت کو جو میر والے دیکھیں تو کمین                  |
| درج مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رضی اللہ عنہ   |   |
| مطلب یہی اور یہی ہے مقصود اپنا<br>بین او نکو سمجھ چکا مگر فکر یہ ہے<br>دکھلا میں مجھے وہ رخ محمود اپنا<br>سمجھیں مجھے قطب دین مودود اپنا             | مطلب یہی اور یہی ہے مقصود اپنا<br>بین او نکو سمجھ چکا مگر فکر یہ ہے             |
| درج مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ حاجی شریف زبیدی چشتی رضی اللہ عنہ   |   |
| اے غافلو کچھ توشہ عقبتے لے لو<br>زند ان لحد میں کوئی رحمت نہ اٹھے<br>لیتے ہو تو حضرت کا سہارا لے لو<br>جب نام شریف زبیدی کا لے لو                    | اے غافلو کچھ توشہ عقبتے لے لو<br>زند ان لحد میں کوئی رحمت نہ اٹھے               |
| درج مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہرونی چشتی رضی اللہ عنہ   |   |
| نسیم مجھے منہ دہنی کر دینا<br>مناس ہو غین کچھ پاس نہیں مایہ زند<br>آسان تکلیف جان کنی کر دینا<br>لے خواجہ عثمان غنی کر دینا                          | نسیم مجھے منہ دہنی کر دینا<br>مناس ہو غین کچھ پاس نہیں مایہ زند                 |
| درج مبارک شیخ المشائخ خواجہ عظیم الدین ابی بکر<br>جھکے ہیں در خواجہ حبیب پر شاہ<br>انوار کا دان نزول ہے شام و بکام<br>لکھا ہوا حق اکرامات فی حب اللہ | درج مبارک شیخ المشائخ خواجہ عظیم الدین ابی بکر<br>جھکے ہیں در خواجہ حبیب پر شاہ |
| انوار کا دان نزول ہے شام و بکام<br>لکھا ہوا حق اکرامات فی حب اللہ  | انوار کا دان نزول ہے شام و بکام<br>لکھا ہوا حق اکرامات فی حب اللہ               |

|  |   |
|--|---|
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رضی اللہ عنہ              |   |
| فرقت میں تیری لبونہ جان آئی ہے<br>بچپن میں روح اور دل سے منظر                            | یاس حراٹ کی ایک گستاخا جیالی ہے<br>اسی قطب زمران وقت سبھا می ہے         |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ فرید الدین گنج شکر چشتی رضی اللہ عنہ             |   |
| بیرن او سلی غایت پہ نظر لگتا ہوں<br>کسر صبح نہو کلام میرا شیریں                          | پر عیب ہوں لیکن یہ ہر گستاخا ہوں<br>بیرن دلمین نہ بیان کج شکر رکھتا ہوں |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ جن حضرت خواجہ نظام الدین بھولہ چشتی رضی اللہ عنہ |   |
| دینا سے جو یہ عہد کم کارا ہی نکلا<br>پوچھیں جو ملک کون ہے آقا یارب                       | گویاں سے جمالت تباہی نکلا<br>مستہ سے مر سے محبوب آہی نکلا               |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ مخدوم پیر نصیر الدین چراغ دہلوی چشتی رضی اللہ عنہ    |   |
| سبز صدار ہے گاباخ دہلی +<br>گو بادِ خزان ہزار دامن مارے                                  | جنت کے بھی دلمین ہو گا داغ دہلی<br>گل ہو گا نہ حشر تک سپہ رخ دہلی       |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ کمال الدین علامہ چشتی رضی اللہ عنہ                   |   |
| کیا چشم بشر جمال دیکھے اُنکا<br>دینا میں رہے کمال دین تک پہنچا                           | کیا تا سب کوئی جلال دیکھے اُنکا<br>واللہ کوئی کمال دیکھے اُنکا          |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ سراج الاولیاء حضرت خواجہ سراج الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ     |   |
| زینت دہ تاج و تخت سند ہے تو<br>روشن ہو تجھی سے نور ایمانِ جان                            | ایسینہ نوار محمد ہے تو<br>لاریب سراج دین محمد ہے تو                     |
| در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ علم الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ                    |   |
| تو عظیم سے نام لین کے عاقل میرا<br>مجھ پر چلے گا زوالِ دنیا کا فریب                      | کھجا ہے گا ہر عقدہ مشکل میرا<br>شیدا علم الدین پہ ہوا دل میرا           |

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ محمد رفیع بن چشتی رضی اللہ عنہ

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| کہدوں عنوان سے کر سلام نمود     | لیاؤں در حجت پہ جو نام محمود  |
| روکین نہ ملک غلہ برین میں لیاؤں | یہ کہتے ہوئے کہ ہے ظلام محمود |

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ جمال الحق والدین اول چشتی رضی اللہ عنہ

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| ہاں حمتہ و الجلال دکھلا دینا | اجداد کا کچھ کمال دکھلا دینا |
| کافی ہر نیے نجات ہر غاصی     | مرقد میں ذرا جہاں دکھلا دینا |

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین شیخ حسن محمد چشتی رضی اللہ عنہ

|                                |                          |
|--------------------------------|--------------------------|
| ناتانجا جہاں حسن محمد چشتی     | مقبول نظر حسن محمد چشتی  |
| کیا خوف ہو پھر راہ عصیان کیجھے | ہو گا رہبر حسن محمد چشتی |

در مدح مبارک شیخ المشائخ قطب الاقطاب حضرت خواجہ شیخ محمد چشتی رضی اللہ عنہ

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| محمد زمان شیخ محمد چشتی        | ذی رتبہ و شان شیخ محمد چشتی |
| کیونکہ ہوا دیا کو پھر اسوہ جمع | ہیں قطب جہاں شیخ محمد چشتی  |

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت قطب المدینہ الشریفہ شیخ خلیل الدین چشتی رضی اللہ عنہ

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| ایمان ہو بھر کے اپنا سینہ کوئی | دیکھے تو یہ قریب کا قرینہ کوئی |
| اعتداسے فروغ بخت بھی المدنی    | ہوتا ہے بھلا قطب مدینہ کوئی    |

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ کریم الحق والدین احمد بزرگ چشتی رضی اللہ عنہ

|                              |                            |
|------------------------------|----------------------------|
| ظلمت کے راستہ کا مشعل تو ہے  | ابر رحمت کرم کا بادل تو ہے |
| درد اول میں چار کھے کرن قبول | دور آخر کار کرن دل تو ہے   |

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ جمال الدین حسن ثانی چشتی رضی اللہ عنہ

|                              |                                  |
|------------------------------|----------------------------------|
| رحمت کی جمال دین نشانی تو ہے | ہر شخص کی جان دزد گمانی تو ہے    |
| توحید کا ترے تھا جہاں ثانی   | ادھر بھی تو اپنے جگہ گمانی تو ہے |

در شرح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ فرخ صوفی چشتی رضی اللہ عنہ

گردون ہر مکان شاہ فرخ صوفی  
دیکھو کوئی شان شاہ فرخ صوفی

انہو کو ہر بیان شاہ منہ بخیر ہے  
انہو کو ہر بیان شاہ منہ بخیر ہے

در شرح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ رکن الحق والدین تانی چشتی رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں ملک بنی کاسا یہ بھیکو  
اللہ نے رکن دین بنایا بھیکو

دھونڈتے کسینے بھی نہ پایا بھیکو  
انہو کو بھیکو بھیکو بھیکو

در شرح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ رشید الحق والدین مودود لائچشتی

دلین ہے بھری دل رشید الدین کی  
کیا شکل ہے پیر ضیاء رشید الدین کی

کیونکر نہ کروں شمار رشید الدین کی  
روشن ہوئی ہے چشم تصویب رشید الدین کی

در شرح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ حامد الدین فرخ عرف نویسان چشتی

کیا نام ہے خوب سکور خوب ہوا  
تو خوب میان کا ہو گیا خوب ہوا

اہل عالم کا دل سے محبوب ہوا  
معدا فرما دے دھرازل سے خادم ہوا

در شرح مبارک شیخ المشائخ قبلاً عالم حضرت شیخ محمود میان چشتی احمد آبادی

ہر پل ہر وقت گفتگو تیری ہے  
جسرت تیری ہر آرزو تیری ہے

ہر دم ہر خطہ جستجو تیری ہے  
دلین آنکھوں میں اسی خیال محمود

در شرح مبارک شیخ المشائخ مخدوم عالم حضرت شیخ فخر الدین چشتی احمد آبادی

فخر کو نہیں دلا مکان فخر الدین  
تو خلق میں ہی فخر جہاں فخر الدین

ای فخر زین فخر زمان فخر الدین  
کس طرح نہ مطلع ارباب یقین

رباعیات مختلف نعت مبارک خیر المرسلین الامامین لاخرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

تنہا سب چھوڑ کر چلے جاتے ہیں  
خوش ہو کر رسولِ عربی ساتے ہیں

اجاب بولے مرگ و فنا تے ہیں +  
مرقد کے سوال کی نہ کر فکر ای مسر

در مدح مبارک خلیفہ اول امیر المومنین حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سردار ہونے صاحب تحقیق ہوئے  
ایمان نبی پیغمبر سے اواملا ہوئے

اور خلیفہ ہونے پر چننے پر واصل ہوئے  
سچے دیکھے تھے جب تو صدیق ہوئے

در مدح مبارک خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسی مقتدر ختم رسول عرش جناب  
کر دیجئے افکار کسے بعینہ کر مجھے

دکے نور پر شمع بزم جبرم سے صاحب  
آقا میرے حضرت عجب مرید بنی ہاب

در مدح مبارک خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گر مطف و کرم آجکاشت اصل ہو جائے  
عثمان غنی جسکی زبان سے نکلے

نہ قص ہو اگر کوئی تو کمال ہو جائے  
دارین کی دولت سے اصل ہو جائے

در مدح مبارک خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت شاہ ولی اللہ علیہ السلام

مجدوب سے تھکا نہ ولی سے یہ نکلا +  
میدوب سے نہ تھکا نہ ولی سے یہ نکلا

یہ کاسم جہان زمین کی پستی سے نکلا  
اللہ کا بھی پتا علی سے نکلا

در مدح مبارک سید ابا رحمت جناب امام حسین علیہ السلام

+ + + ہر وی زمین زیر فرمان حسن  
حرکات نبی کے ہیں علی سکنا ست

ہر ایک کے تہ سر پہ بار احسان حسن  
دوستان کا ہجو عمر کے ارکان حسن

در مدح مبارک خلاصہ خاندان حضرت امام حسین شہید کربلا سلام اللہ علیہ

محبوب کے نور عین صدقے تیرے  
کر بل میں تو سر کشا یا امت کے لیے

حیدر کے بگڑے چین صدقے تیرے  
آقا میرے حسین صدقے تیرے

در مدح مبارک حضرت علی اکبر و حضرت علی اصغر رضوان اللہ علیہما

جان و جگر تیرے لولاک تھے دونوں  
کیا ہو گئی شنائی علی اکبر علی اصغر

آقای زمین مالک افلاک تھے دونوں  
نور نظر نبوت پاک تھے دونوں

در مدح مبارک حبیب اللہ است فی حب اللہ مغرب نواز حضرت خواجہ عبدالرحمن بن سید حسینی

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| جس وقت دری قبر بظلمت چھائی        | سایہ کی اک سمت سے حسرت آئی     |
| پوچھا میں نے کہ مر رہے آئی تو کہا | میں خواجہ اجمیر کی ہوں بھجوانی |

ولہ

|                                 |                                    |
|---------------------------------|------------------------------------|
| اس بات کو خواہنگا جینے میں رہے  | بعد فردن ہوس نہ سینے میں رہے       |
| اجمیر میں لاش احمد آباد میں روح | کعبہ میں ہوا نکھڑ دل مدینے میں رہے |

در مدح مبارک مشرق ربانی محبوب سبحانی حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

|                            |                           |
|----------------------------|---------------------------|
| موقع نہیں ہے پریشانی کا    | اسبیکھ طریقہ ہے آسانی کا  |
| جب نزع کی سختی تھی پیش آہٹ | مے نام زبان شاہ جیلانی کا |

در مدح حضرت قطب الملوک شیخ رشید الحق والدین مودود دلاالہ چشتی رضی اللہ عنہ

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| دینی ہر حق تو نوید اشار اللہ     | ہو جاتی ہے مجھ کو عید اشار اللہ |
| دل خوش آنکھوں کو چین جان لو لکین | لے آرزو ہے رشید اشار اللہ       |

در مدح حضرت قبلہ عالم شیخ محمود میان چشتی احمد آبادی کجراتی رضی اللہ عنہ

|                                  |                                  |
|----------------------------------|----------------------------------|
| پہلے ہی نہ کافر مجھ کو کھل دیکھے | اپنے دعوے پہ کچھ سنا دیکھے       |
| اللہ میں محمودین اور احمدین      | نقطہ کا بھی فرق ہو تو بتلا دیکھے |

ولہ

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| محمود ہو کوئی اور مخدول کوئی | مردود ہو کوئی اور مقبول کوئی |
| اس گلشن بجا دکھ ہے رنگ نیا   | کانٹا کوئی گلاب کا پھول کوئی |

ولہ

|                              |                                 |
|------------------------------|---------------------------------|
| مقبول خدا بنی کو پہچانتے ہیں | اہل باطن علی کو پہچانتے ہیں     |
| زاہد کیا جانے تو مقام محمود  | سچ ہے کہ ولی ولی کو پہچانتے ہیں |



|     |  |
|-----|--|
| ولہ | کافہ کو جو رام رام کرتے گذرے<br>محمود سے عشق اپنا چنتہ ہی رہا  |
| ولہ | دین زلیست کا عیسیٰ کہیں دم مجھ کو<br>کہہ دو کہ کسی بات کا خواہاں میں نہیں  |
| ولہ | سعدین کا منزل میں قرآن ہو جب تک<br>یار ب محمود کو سلامت رکھنا  |
| ولہ | در مدح مبارک برہان عالم شیخ برہان الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ<br>ہے پاک بیخ نکو سے برہان لدین<br>میتا ہے یہیں سرور عالم کا پتا          |
| ولہ | در مدح مبارک مخدوم عالم حضرت شیخ فخر الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ<br>فیض عید کا فخر فخر الدین ہے<br>مشہور ہے خضر جادۂ راہ نجات           |
| ولہ | در مدح مبارک حضرت سجادہ صاحب قبلہ عالم شیخ فرید الدین چشتی مدظلہ العالی<br>واللہ فرید کیا بشر بکلا ہے ++<br>حضرت پنہان ہوئے تو ظاہر یہ ہوا |
| ولہ | تاسیخ دروازہ مبارک اجیری کہ در بنی باغ بہ فرار شاہ خاموش صبا قبلہ  |
| ولہ | قدس سرہ نصب است<br>دراجمیر کعبہ دل گشت   |
| ولہ | ۱۳۹  |

|  |  |                                      |  |                                      |  |
|--|--|--------------------------------------|--|--------------------------------------|--|
| تاریخ وصال مبارک حضرت قبلہ عالم شیخ محمد میاں چشتی احمد آباد گجراتی رضی اللہ عنہ                                   |  | ہم سب کو بیان کیج کر حضرت سے ہوا ہجر |  | حضرت کو خوشی اسکی کہ بیان وصل ہوا اب |  |
| باقی فیہ تاریخ گوی نہ نامجمل کیا   |  | خشنود ہے چمن محمد سے ملا اب          |  |                                      |  |
| تاریخ وصال مبارک پیراں عالم شیخ بریلوی الدین چشتی برادر حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ                                |  | جبرائیل دین تفسیر زمان و سنگیر غلام  |  | بہاول وقت ناشن حسین مدیم بود         |  |
| از نگاہی رہبر دار الفناشتافت   |  | تاریخ سال از برای مجرب گفت           |  | کو بر عباد فیض خدا را نسیم بود       |  |
| تاریخ وصال مبارک غلام عالم حضرت شیخ فخر الدین چشتی برادر حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ                               |  | رضوان خود تھا تاد سب عوز کن تین      |  | مقبول بارگاہ خداے کریم بود           |  |
| گردون پہ ملاکائیے یہ تاریخ پڑھی ++   |  | حضرت جدم خلدے کے درمیں پہوچے         |  | قدسی طالع خدا کے کھے میں پہوچے       |  |
| تاریخ وصال مبارک طبع دیوان ہذا   |  |                                      |  |                                      |  |
| تاریخ طبرزد و معارف اگاہ خلافت پناہ حضرت کریم اللہ شاہ صاحب قبلہ المتخلص بہ عاشق حلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ |  |                                      |  |                                      |  |
| مہ صاحب دین جو نور شید سخن   |  | جب و حقون لکھ یاد دیوان نعت          |  |                                      |  |
| کہ یا عاشق نے اسکا سال ختم   |  | سے یہ پاکیزہ بہارستان نعت            |  |                                      |  |
| ولہ  |  |                                      |  |                                      |  |
| جو ہیں مہ صاحب سخن سنج عصر   |  | ہوئے جب بدل دہ شاخوان حشمت           |  |                                      |  |
| لکھا اونکے دیوان کا عاشق زوس   |  | یہ ہر جانفزا وصف پیران حشمت          |  |                                      |  |
| تاریخ طبرزد و معارف اگاہ خلافت پناہ شاہ محمد حسن لدین صاحب قبلہ خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ                  |  |                                      |  |                                      |  |
| قبلہ عالم رضی اللہ عنہ   |  |                                      |  |                                      |  |
| رقم غفور چشتیہ چو بنمود ++   |  | وزیر الدین مسد از فضل قادر           |  |                                      |  |

|  |   |
|--|---|
| در آن وصف بزرگان بندرج بود   | سنان گفتم غم کداسے آوارہ  |
| تاریخ طبرستان و محمد فیض الدین صاحب تخلص بدر برادر خرد مصنف دیوان بڈرا | نذر ہائے رضوان پیرا سمت ازین سقیمہ                                  |
| شد از مہر دیوان نستیہ طبع  | شدہ طبع نعت رسول مدینہ  |
| تاریخ طبعش قسم کرد بدر   | تاریخ طبع از جناب یوسف علی صاحب غریز شاگرد جناب حفیظ الدین صاحب پاس |
| مضامین صبیح و شمع کلام +   | ندید اینچنین نعت چشم سپہ  |
| غریز ایکو سال اتمام آن   | خدا داد شد طبع دیوان مہ   |

### ناظرین مین دعا عرض کرتا ہوں آپ فرما مین

خداوندایہ والی ملک اعنی سکندر صولت فریدون شوکت دار منزلت جمشید حشمت  
خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان نظام الملک آصفیاء نواب قیسان و رئیس نوابان  
نواب میر محبوب علیخان بہاؤ خداد اللہ ملکہ و سلطنتہ۔ بظیل جناب بہرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
وسلم و اصحاب کرام و اہلبیت اللہ و حضرات خواجگان حشمت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
اجمعین ہزار سال با حشمت جہاد و جلال اقبال مع صاحبزادگان و صاحبزادبان بلند اختر و اقبال  
لبنہ ملک اور رعایا ملک کے سر پر سایہ تر رہے اور اسکے دشمن ہر ام زیر مشق گردن چنچ کن مین  
اور اسکے حاجات دلی بظیل جملہ پیران عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر لا۔

آمین یا رب العالمین

آبائی خیر خواہ قد و محمد و وزیر الدین المتخلص مہر حیدر آبادی نبیہ غلام محمد

مرحوم خاص علاقہ دار حضور پر نور خداد اللہ ملکہ و سلطنتہ

الحمد لله

دیوان میرزا یونس

تاریخ ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۱۵  
نسخه  
فتم